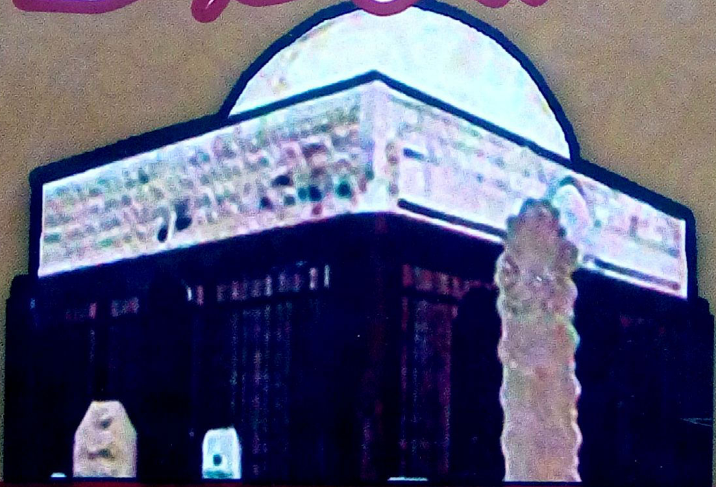
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان اور آپ کی مبارک ذات
پر ہونے والے اعتراضات کا علمی محاسبہ

## رَدُّ الاقوال الواهِيه في دِفاعِ

# الامیر معاویہ رضی اللہ عنہ




تصنیف: ابوالعطاء غلام مصطفیٰ عطاری ہزاروی

باہتمام: ابوالعُلاء محمد رضا عطاری

(ناظمِ جامعہ مظہریہ نقشبندیہ برکاتیہ)

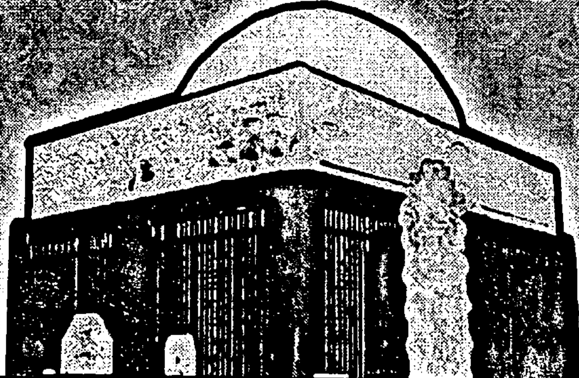


ناشر

الحماد پبلشرز

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان
اور آپ کی مبارک ذات پر ہونے والے اعتراضات کا علمی محاسبہ

# رد الاقوال الواہیہ فی دفاع
# الامیر معاویہ رضی اللہ عنہ



مصنف:
ابو العطاء غلام مصطفیٰ ہزاروی عطاری

باہتمام:
ابو العلاء محمد رضا عطاری
(ناظم جامعہ [illegible])

ناشر:
العماد پبلشرز

نام کتاب ---------------- ردالاقوال الواہیہ فی دفاع الامیر معاویہ

تصنیف ---------------- ابوالعطاء غلام مصطفیٰ عطاری ہزاروی

اہتمام ---------------- ابوالعلاء محمد رضا عطاری

کمپوزنگ ---------------- محمد اویس رضا عطاری

تعداد ---------------- 1100

صفحات ---------------- 128

تاریخ اشاعت ---------------- دسمبر 2019

ناشر ---------------- الحماد پبلشرز

## ملنے کا پتہ

- نیو مکتبہ الغنی اینڈ عطر ہاؤس فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی

حماد عطاری




# فہرست

# انتساب

میں اپنی اس کاوش کو دورِ حاضر کی عظیم روحانی و علمی شخصیت کی جانب انتساب کر کے روحانی لطف و کیفیت محسوس کررہاہوں۔ جن کی نظرِ ولایت سے لاکھوں بھٹکے ہوئے راہِ راست پر آگئے۔

میری مراد بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ و مولانا ابو بلال مولانا الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔

اور اسی طرح اپنے تمام ہی اساتذہ کرام بالخصوص استاذی المحترم المکرم حضرت علامہ و مولانا اقبال عطاری المدنی سلمہ الغنی۔

اخی و صدیقی محمد رضا عطاری کے والدین کے جو قدم بقدم شفقتوں سے نوازتے ہیں۔

اور اپنے والدین (جن کی حوصلہ افزائی محبت اور محنت سے آج اس مقام تک پہنچا) کی طرف منسوب کرتاہوں۔ الحمدللہ۔

غلام مصطفیٰ ہزاروی عطاری

# تقریظ

حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد عمران عربی صاحب زید مجدہ

دارالافتاء محمدیہ غوثیہ و دارالافتاء الفیضان۔

اللہ رب العلمین نے "الرحمن علم القرآن،خلق الانسان،علمه البيان "فرما کر علم و بیان کا کامل واکمل تاج سیدُالانبیاء خاتم النبیین کے رأس اعلیٰ پر سجایا۔ اور "وعلمک مالم تکن تعلم "فرما کر ظاہری وباطنی علوم کے اتمام کی مُہر تصدیق ثبتفرمادی۔اور شفیق آقاومولا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم وعرفان کے بے کنار سمندر نے تمام ہی کو سیراب کیا۔اور جنہیں عظیم وکریم آقاومولا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف عظیم نصیب ہوا انہیں صحابہ کہتے ہیں۔اور اس معنی میں اہل بیت بھی صحابہ ہیں۔کہ جنہوں نے اپنے سامنے وحی اترتے دیکھی۔ جن کے سامنے شب وروز معجزات کا ظہور ہوا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نگاہوں نے جن کی تربیت کی۔ جن کی آنکھوں اور سوچ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کو محفوظ کیا۔جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثانی نہیں اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی مثال کسی نبی کے اصحاب میں نہیں۔اللہ تعالی نے ان اصحاب کی صفات توریت ،انجیل،اور قرآن کریم، میں بیان فرمائی۔ان سے جنت کا وعدہ ہوا۔ان کا ایمان مؤمنوں کے لئے معیار قرار پایا۔۔۔۔

مگراب بدقسمتی سے ان نفوسِ قدسیہ کو اپنی اغراض کا نشانہ بنایا جانے لگا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید اسی وقت کے لئے ارشاد فرمایا تھا۔اللہ اللہ فی اصحابی۔الخ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ لہٰذا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں ادب احترام کا رویہ اپنانا ہر مسلمان پر لازم و فرض عظیم ہے۔زیرِ نظر تحریر اسی سوچ کی ایک کڑی ہے کہ جس میں صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہل بیت اطہار کے ادب و احترام اور تعظیمو تکریم کی بابت آسان و سہل گفتگو کی گئی ہے۔اور بالخصوص حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان اقدس پر نیم رافضی لوگوں کی اعتراضِ فاسدہ کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ۔ موصوف کی اس کاوش و سعی کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔اور تحریر کے اس میدان میں مزید حوصلہ اور ہمت کے ساتھ بہتر انداز میں آگے بڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

# تقریظ

استاذ محترم اقبال مدنی عطاری صاحب

مدرس جامعتہ المدینہ فیضان غوث اعظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ایک مسلمان کے لئے مرکزِ محبت واطاعت اللہ تعالی کی ذاتِ اقدس ہے اور اس کے حکم کی بناء پر تمام مخلوق سے زیادہ عقیدت و محبت اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونی چاہیئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "لا یؤمن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین" ترجمہ۔ تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ اسے پیارا نہ ہو جاؤں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس مخلوق سے بھی محبت کی جائے گی وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت کی بنیاد پر ہو گی اس لئے ایک مسلمان کے نزدیک اللہ عزوجل اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے مقدس ہستیاں اہل بیت اطہار و صحابہ کرام علیہم الرضوان قرار پاتی ہیں۔ کیونکہ ان حضرات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ نسبت حاصل ہے۔اور اہل سنت اسی نسبت کے پیش نظر تمام ہی صحابہ کرام علیہم الرضوان واہل بیت اطہار کو واجب الاحترام مانتے ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے بعض اہل سنت کہلانے والے بتقدیر الہی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے واقع ہونے والے مشاجرات کو آڑ بنا کر بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان بالخصوص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر زبان طعن دراز کرنے کی جسارت کرتے ہیں حالانکہ ان کے مشاجرات سے متعلق اہل حق فیصلہ کر چکے ہیں کہ وہ

ان جنگوں میں معذور تھے۔ چنانچہ امام نووی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ فکلهم معذورون ولهذا اتفق اهل الحق ومن يعتد به في الاجماع على قبول شهادتهم ورواياتهم و كمال عدالتهم رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(نووی. شرح مسلم. ج 2 باب فضائل الصحابہ)

ترجمہ: تمام صحابہ جنگوں کے معاملے میں معذور تھے اسی وجہ سے اہل حق اور جن حضرات کا اجماع شریعت میں معتبر ہے ان کے نزدیک تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی گواہی ات کی روایات کے مقبول ہونے اور ان کی کمال عدالت پر اتفاق ہے۔ اور اسی عقیدے کے متعلق امام اہل سنت رضی اللہ عنہ فتاوی رضویہ شریف جلد 10 میں ایک رباعی پیش فرماتے ہیں:

فرقِ مراتب بے شمار حق بدستِ حیدرِ قرار

معاویہ بھی ہمارے سردار طعن ان پر بھی ہے کارِ فجار

اسی تناظر میں اخی فی اللہ عزیزم غلام مصطفیٰ متعلم درجہ موقوف علیہ جامعۃ المدینہ فیضانِ غوث اعظم نے یہ رسالہ تحریر فرمایا ہے۔

جس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعارف. آپ کی دینی خدمات. صحابہ کرام علیہم الرضوان کے آپ کے بارے میں تاثرات. امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہلِ بیت سے محبت اور ان کے آپس کے تعلقات. آپ کی ذات پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات کو بیان کیا گیا ہے۔

اللہ عزوجل ان کی سعی مشکور فرمائے اور مزید خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

محمد اقبال مدنی: مدرس جامعۃ المدینہ فیضان غوث اعظم

# تقریظ

استاذالاساتذہ استاذ محترم حضرت علامہ و مولانا اسلم عطاری مدنی صاحب زید مجدہ ودام ظلہ

مدرِّس جامعۃ المدینہ فیضانِ غوثِ اعظم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اصول ہے کہ اذا ثبت الشیئ ثبت بلوازمہ شیٔ اپنے لوازم کے ساتھ ثابت ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کے لئے مسلمانی ثابت ہے تو یقیناً وہ ضروریاتِ اسلام کا معترف ہوگا۔ محال ہے کہ اسلام وایمان کا مدعی بھی ہو اور توحید؛ نبوت؛ ختمِ نبوت؛ وغیرہ جیسے ضروریاتِ دین کا منکر بھی ہو۔ یونہی اگر کسی شخص کی سنیت ثابت ہے تو یقیناً وہ ضروریاتِ مسلکِ اہلسنت کا مقر ہوگا۔ ممتنع ہے کہ کوئی ادعاءِ سنیت رکھتا ہو اور تفضیلِ شیخین کا منکر بھی ہو۔ ہمارے ہاں ایسا ذوالوجہین گروہ بھی پایا جاتا ہے جو ایک طرف خود کو سنی بولتا لکھتا ہے دوسری طرف جلیلُ القدر صحابیِ رسول حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات پر طعن و تشنیع کرتا ہے۔ حلانکہ عند اہل السنۃ وجماعۃ ہر صحابی واجب الاحترام لازم الاحتشام ہیں۔ اس کلیہ کا انکار مجنون کرسکتا ہے یا پھر غیر سنی۔ ایسے ہی نام نہاد سنیوں کی اصلاح کے لئے یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ مرتب مولانا و بالفضل اَوْلانا غلام مصطفی حفظہ اللہ ہیں موصوف باذوق جُہدِ مسلسل پر یقین رکھنے والے نوجوان ہیں۔ رب العزت سے دعا ہے کہ اس کتاب کو ذریعہ اصلاح اور وسیلہِ فلاح بنائے اور موصوف صاحب کی مساعی کو مقبول و منظور بنائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

مولوی اسلم السندھی

# پیشِ لفظ

یہ کتاب ردالاقوال الواہیہ فی دفاع الامیر معاویہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی فضیلت اور بالخصوص سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے متعلق لکھی گئی ہے۔ کیونکہ دین اسلام میں عبادات کے ساتھ ساتھ عقائد کی درستگی پر بھی بہت زیادہ تاکید آئی ہے عقائد کی درستگی کے بغیر اعمال کارآمد نہیں۔ عقائد میں سے ایک اہم اور بنیادی عقیدہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق اعتقاد کی درستگی بھی ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان بالخصوص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر شب و روز نئے نئے پروپیگنڈے کیئے جاتے ہیں اور ان مبارک نفوس کو نشان ہدف بنایا جاتا ہے اور غلط عقائد کو پھیلایا جاتا ہے انہیں بابرکت ذوات کے متعلق عقیدے کو درست کرنے کے لئے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوهم غرضا بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذیٰ اللہ ومن اذیٰ اللہ فیوشك ان یاخذه" میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ انہیں میرے بعد نشانہ نہ بنا لینا۔ پس جس شخص نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کے سبب ان سے محبت کی۔ جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے میرے بغض کی سبب سے ان سے بغض رکھا۔ اور جس شخص نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی۔ اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔ اور جس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ عزوجل اس کی پکڑ فرمائے گا۔ (ترمذی، جلد 5، صفحہ 463 حدیث 377)، صحابہ کرام علیہم الرضوان کے احادیث مبارکہ میں بے شمار فضائل ہیں اس لیئے ان مبارک

ذاتوں کے متعلق اپنے عقائد کو درست رکھنا بے حد ضروری ہے۔ اگرچہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضائل اور بالخصوص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے متعلق بہت سی کتب علمائے کرام نے تصنیف فرمائیں اور شائع ہوئیں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو میرے صحابہ کو برا کہے اس پر اللہ کی لعنت ہو اور جو ان کی حفاظت کرے گا میں قیامت کے دن اس کی حفاظت کروں گا" (ابن عساکر جلد 44، صفحہ 222) یعنی اس کی جہنم سے حفاظت کروں گا۔ (السراج المنیر شرح جامع الصغیر، جلد 3، ص 86) بس اسی فضیلت کے پیش نظر اور اپنا نام بھی محافظین ناموس صحابہ کرام علیہم الرضوان میں درج کروانے کے لئے یہ کوشش کی ہے۔ جہاں تک کتاب کا تعلق ہے اس کتاب کو تقصیر و تطویل سے بچانے کی کوشش کر کے صرف اہم اور بنیادی ابواب کو شامل کیا ہے اس مختصر کتاب میں مذکور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق صحابہ کرام علیہم الرضوان اور صوفیاء کرام و مجتہدین و مجددین اور علماء اہل سنت کے مبارک اقوال ہی انصاف پسند شخص کے درستی عقیدہ، اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مبارک ذات کو طعن و تشنیع کرنے سے روکنے کے لئے کافی ہیں۔ اس کتاب کو بار بار چیکنگ کے مراحل سے گزارا گیا ہے لیکن پھر بھی کوئی غلطی کوتاہی باقی رہ گئی ہو تو معزز قارئین سے امید ہے کہ فقیر کی کوتاہیوں سے صَرف نظر کرتے ہوئے اصلاح فرمائیں گے۔ اللہ عزوجل اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے میرے اور میرے والدین کے لئے سرمایہ آخرت بنائے اور ایصال ثواب کا ذریعہ بنائے۔ آخر میں وہ حضرات جنہوں نے اس کتاب کو منظر عام پر لانے میں میرا ساتھ دیا اور یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ الحمدللہ

ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میرے تمام اساتذہ کرام بالخصوص استاذ محترم استاذالعلماء اقبال عطاری المدنی. اور استاذالعلماء محترم اسلم عطاری المدنی زید مجدہم، رئیس دارالافتاء محمدیہ غوثیہ استاذالاساتذہ مفتی محمد فاروق خاصخیلی صاحب، استاذالعلماء مفتی محمد عمران عربی صاحب ناظم مدرسہ المدینہ زینت الاسلام مولانا قاری محمد شکیل عطاری زید مجدہم۔ ان بزرگ ہستیوں

نے حوصلہ افزائی فرمائی اور ہمت دی اور اپنے مبارک کلمات سے نوازا اللہ عزوجل تمام کا سایہ ہمارے سروں پر دراز فرمائے۔ آمین۔۔ اور ان تمام اصدقاء واحباء کا مشکور ہو جنہوں نے تعاون فرمایا۔

بالخصوص اہلسنت کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ نقشبندیہ کے ناظم اخی واجبی ورفیقی مولانا محمد رضا احمد عطاری اور ان کی اخت کبیرہ (بڑی بہن) ناظمہ مظہریہ نقشبندیہ بنت محمد احمد نے بہت زیادہ تعاون فرمایا۔ ہر مقام پر اچھے مشوروں اور مفید کلمات سے نوازا۔ اللہ عزوجل تمام کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور خوب خوب دین متین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

احقر العباد غلام مصطفیٰ ہزاروی عطاری

**********

# تقدیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الاشرف المشرف الاعظم المعظم الاکرم المکرم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین امابعد اللہ عزوجل نے انسان کی تخلیق فرمائی اور اس کے سر ولقد کرمنا بنی آدم کا سحرا سجایا انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور انسان پر من حیث الانسان (انسان ہونے کے ناطے) اس پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اللہ عزوجل نے انسان کو عبادات اعتقادات اور معاملات کو سیکھنے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ عبادات کے ساتھ ساتھ انسان کو اپنے عقائد کی درست معلومات پھر اس معلومات کے مطابق اپنے ظاہر اور باطن کو ڈھالنا اشد ضروری ہے۔ بندہ ساری زندگی عبادتیں اور ریاضتیں کرتا رہے لیکن اس کا عقیدہ درست نہ ہو تو وہ عبادات رائیگاں ہیں۔ اللہ عزوجل کی وحدانیت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبین ہونا، اس طرح کے عقائد بنیاد اور اساسِ اسلام ہیں، اگر کوئی ان عقائد کے خلاف عقیدہ رکھے اور ساری زندگی عبادات کرتا رہے کوئی فائدہ نہیں، اسی طرح کے اہم اور بنیادی عقائد میں سے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہل بیت اطہار کے متعلق اپنے اعتقاد کو درست رکھنا اور اسی درست اعتقاد کے مطابق زندگی بسر کرنا بھی ہے۔ کیونکہ یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جن کو اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور خدمت کے لئے منتخب فرمایا، جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرے صحابہ کو برا کہے اس پر اللہ پاک، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، اللہ پاک نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔ (الدعا للطبرانی ص 581. حدیث 2108) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو میرے صحابہ کو برا کہے اس پر اللہ کی لعنت اور جو ان کی حفاظت کرے، میں قیامت کے دن اس کی حفاظت کروں گا۔" (ابن عساکر ج 44. ص 222) یعنی اسے جہنم سے محفوظ رکھوں گا۔ (السراج المنیر شرح جامع الصغیر ج 3 ص 86) اور حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے تمام صحابہ خیر (یعنی بھلائی) ہے۔ (ابن عساکر ج29. ص184) جن بابرکت نفوس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اکرموا اصحابی فانھم خیارکم۔ میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم میں بہترین لوگ ہیں۔

(مشکوۃ جلد 2 ص 413 حدیث 6012)

لہٰذا ان مبارک ہستیوں کے بارے میں معلومات اور اپنے عقیدے کو درست کرنا ضروری ہے۔ موجودہ دور میں طرح طرح کے فتنے سر اٹھا رہے ہیں کوئی اللہ عزوجل کے بارے میں معاذاللہ غلط عقائد گڑھ رہا ہے۔ تو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلط عقائد پھیلا رہا ہے معاذ اللہ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کر رہا ہے۔ اور کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر ہے۔ اسی طرح کے اٹھنے والے فتنوں میں سے ایک فتنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو طعن و تشنیع اور سب و شتم کا نشانہ بنانا بھی ہے اور اس رافضی فتنے کو بعض بظاہر سنیت کا لبادہ اوڑھنے والے واعظین، مقررین، خطباء، اور اپنے نام کو امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ملا کر لمبے چوڑے القابات شمشیر اعلی حضرت خنجر اعلی حضرت وغیرہ وغیرہ القابات ذکر کروانے والے زور و شور کے ساتھ پھیلا رہے ہیں۔ اور صحابہ کرام علیھم الرضوان بالخصوص صحابی رسول، کاتب وحی، مُحِبِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مبارک ذات کو ہر محفل میں گستاخیوں کا نشانہ بناتے اور ان پر طعن و تشنیع کر کے عوام اہلسنت کو گمراہی کے دھانے لا کھڑا کرتے ہیں۔ اور بالخصوص اب ایک اور فتنہ پیدا ہو رہا ہے جس کو تفتازانیہ کے نام سے موسوم کیا جا رہا ہے اور علامہ سعدالدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مثال کو لے کر بہت بڑا فتنہ اٹھایا جا رہا ہے۔ "اس فتنے کی بے بنیادی اور بیخ کنی کے لئے علامہ سعدالدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح المقاصد کی صرف یہ عبارت ہی کافی ہے۔

"ولیسوا کفاراولا فسقۃولاظلمۃلما لھم من التاویل وان کان باطلافغایۃ الأمرأنھم اخطأوفی الاجتھاد وذالك لا یوجب التفسیق فضلاعن التکفیرولھذا منع علی رضی اللہ عنہ اصحابہ من لعن اھل الشام وقال اخواننا بغوعلینا "

(المذہب السائح، اتحف اہل الحق، علی وجوب التعظیم الصحابہ۔ صفحہ 305)

ترجمہ : (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت کے لوگ) نہ کافر تھے اور نہ ہی فاسق تھے اور نہ ظالم تھے ، اسلئے کہ ان کے پاس کوئی نہ کوئی تاویل (یعنی کوئی نہ کوئی وجہ) تھی اگرچہ ان کی تاویل باطل تھی لیکن زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ ان کی اجتہادی خطا تھی اجتہادی خطاء (پر ثواب ہوتا ہے) اور اجتھادی خطاء سے فسق بھی لازم نہیں آتا چہ جائے کہ کفر لازم آئے اسی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو اہل شام پر لعنت کرنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا وہ ہمارے بھائی ہی تو ہیں جنہوں نے ہم پر زیادتی کر دی۔ انہیں فتنوں کو دیکھتے ہوئے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔ اس کتاب میں الباب الاول تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی فضیلت کے بارے میں ہے کہ اللہ عزوجل نے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے حسنٰی کا وعدہ فرمایا اور حسنٰی سے مراد عندالمفسرین جنت ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان پر طعن و تشنیع سے منع کرنے کے بارے اقوالِ شارحین ذکر کئے گئے ہیں۔ اور اس کتاب کے الباب الثانی میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حالات اور سیرت و صورت کے متعلق کلام کیا گیا ہے۔ کہ آپ رضی اللہ عنہ کی مبارک حالات اور سیرت و صورت کس قدر بہترین نمونہ تھی۔ اور اس کتاب کے الباب الثالث میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے تقریبا دس فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ الباب الرابع میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیاسی بصیرت تدبر اور حکمتِ عملی کو بیان کیا گیا ہے جن اوصاف کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کا دورِ حکومت بہترین اور زبردست انداز سے یاد کیا جاتا ہے۔ الباب الخامس میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنھم کے حوالے سے کس قدر بہترین اور نیک جذبات رکھتے تھے اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنھم سے آپ کا رویہ ہمیشہ ہمدردانہ اور

مشفقانہ رہا ہے۔ الباب السادس اس کتاب کا انتہائی اہم اور اہمیت کا حامل باب ہے اس باب میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام علیہم الرضوان تابعین 'کرام مجتہدین عظام 'و مجددین کرام 'و محدثین 'شارحین 'صوفیاء کرام اور علمائے کرام کی نظر میں کیا مقام حاصل تھا۔ اس بات کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ الباب السابع اس باب میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مبارک ذات پر ہونے والے چند بے بنیاد اور کھوکھلے اعتراضات کے جوابات ذکر کئے گئے ہیں۔ الباب الثامن۔ اس باب میں علماء کرام و مفتیان کرام رحمۃ اللہ علیہ سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات مبارکہ پر اعتراض کرنے والے شخص کے متعلق سوال و جواب ذکر کئے گئے ہیں کہ اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو شخص خاص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر اعتراض کرے یا لعن طعن کا نشانہ بنائے۔ الباب التاسع اس باب میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی آپس میں مشاجرات کے متعلق علمائے کرام نے سکوت کا حکم ارشاد فرمایا ہے اس حوالے سے علمائے کرام کے مبارک اقوال و عبارات ذکر کئے گئے ہیں۔ اللہ عزوجل ہمیں صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہل بیت سے سچی پکی محبت و الفت نصیب فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

**********

# الباب الاول:

## صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

# الباب الاول: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

## فصل اول: صحابی کی تعریف اور مراتب

### صحابی کی تعریف

الصحابی وھو من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤمناً بہ ومات علی الاسلام ولو تخللت رِدّۃ فی الاصح.

ترجمہ: وہ شخص جس نے حالت ایمان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہو۔ اور ایمان پر ہی اس کا انتقال ہوا ہو۔ اگرچہ درمیان میں مرتد ہو کر پھر اسلام قبول کر کے انتقال ہوا ہو۔

(نخبۃ الفکر ص ۱۱)

### صحابہ کا مرتبہ

صحابی تمام جہاں کے مسلمانوں سے افضل ہے روئے زمین کے سارے ولی غوث و قطب ایک صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے۔

### صحابہ کے درمیان افضلیت

صحابہ میں خلفاء راشدین بترتیبِ خلافت افضل ہیں۔ پھر عشرہ مبشرہ پھر بدر والے پھر بیعت رضوان والے پھر صاحب قبلتین۔

(مرآۃ المناجیح جلد ۸ ص ۲۸۰)

## فصل ثانی: فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین

### حدیث

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم۔

(مشکوۃ المصابیح، باب مناقب الصحابہ، فصل الثالث)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ تعالی کی پھٹکار ہو۔

اس حدیث مبارکہ کی شرح کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ الہ علیہ فرماتے ہیں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو خیر ہی خیر ہیں یعنی تم ان کو برا کہتے ہو تو وہ برائی خود تمہارے طرف ہی لوٹتی ہے اور اس کا وبال تم پر ہی پڑتا ہے حدیث مرفوع میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جسے رافضی کہا جائے گا کیونکہ وہ لوگ اسلام کو رفض کر چکے ہوں گے (یعنی چھوڑ چکے ہوں گے) وہ لوگ مشرکین ہیں وہ اپنے کو محبان اہل بیت کہیں گے مگر ہوں گے جھوٹے کیونکہ جناب ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیں گے۔ رافضی دشمنان صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں اور خوارج دشمنان اہل بیت۔ ان کی دشمنی سے صحابہ کرام علیہم الرضوان و اہل بیت اطہار کے درجات تا قیامت بلند ہوتے رہیں گے۔

(مراۃ المناجیح جلد ۸ صفحہ ۲۸۰ مکتبہ اسلامیہ)

### حدیث

وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: سالت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی الیّ یا محمد ان

اصحابك عندی بمنزلة النجوم فی السماء بعضها اقوی من بعض ولكل نور فمن اخذ بشیئ مما هم علیه من اختلافهم فهو عندی علی هدی قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اصحابی كالنجوم فبایهم اقتدیتم اهتدیتم۔ (رواہ زرین)

(مشکوۃ المصابیح ،باب مناقب الصحابہ ، فصل الثالث)

ترجمہ : حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے رب سے صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہوگا تو مجھے وحی فرمائی کہ اے محمد(ﷺ) تمہارے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں کہ ان کے بعض بعض سے قوی ہیں اور سب میں نور ہے تو جس نے اختلاف میں سے کچھ حصہ لیا جس پر وہ ہیں تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ " میرے صحابہ تاروں کی مانند ہیں تو تم ان میں سے جس کی پیروی کروگے ہدایت پاوگے"۔

اس حدیث پاک کی شرح کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہاں اختلاف سے مراد اجتہادی و عملی اختلاف مراد ہے اس میں غیبی خبر ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں اختلاف ہوں گے۔یہ خیال رہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی آپس کی جنگیں اختلاف کی بناء پر تھیں نہ کہ عداوت کی بناء پر جیسے حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ کا اختلاف جیسے برادران یوسف علیہ السلام کا اختلاف حضرت یوسف علیہ السلام سے اختلاف کا انجام بخیر ہوتا ہے ہم اس اختلاف کے باوجود کسی کو برا نہ کہیں وہ ایک دوسرے پر رحیم و کریم تھے اللہ ﷻ فرماتا ہے "رحماء بینھم"۔

یہاں اختلاف سے مراد فقہی مسائل میں اختلاف مراد ہے جو شخص کسی صحابی کے فتوی پر عمل کرے گا نجات پائے گا آئمہ دین جیسے امام اعظم وامام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ہی مقلد ہیں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اکثر مسائل میں تابع ہیں۔دونوں ہدایت پر ہیں۔

حضور ﷺ نے مذکورہ بالا حدیث پاک میں پیاری و نفیس تشبیہ ارشاد فرمائی اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو تارے ارشاد فرمایا اور دوسری حدیث پاک میں اپنے اہل بیت کو کشتی نوح فرمایا تو سمندر کا مسافر کشتی کا بھی محتاج ہوتا ہے اور ستاروں کی رہبری کا بھی کہ جہاز ،کشتی ستاروں کی رہنمائی پر ہی چلتے ہیں۔ اسی طرح امت مسلمہ اپنی زندگی ایمانی میں اہل بیت اطہار کے بھی محتاج ہیں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بھی تو امت کیلئے صحابہ کرام کی اقتداء میں ہی اہتداء یعنی ہدایت ہے۔

(مراۃ المناجیح جلد ۸، صفحہ ۲۸۰)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک اور دلنشین تشریح سے واضح طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم دونوں کی غلامی سے ہی آگے چلنا ممکن ہے اسلامی زندگی میں اگر رہنا ہے اور ہدایت طلب کرنی ہے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کا دامن تھامے بغیر یہ ممکن نہیں اس تشریح سے ان لوگوں کو سبق لینا چاہیے جو افراط و تفریط کا شکار ہو کر صحابہ کرام کے فضائل بیان کر کے اہل بیت اطہار کو طعن بازی کا نشانہ بنائے یا اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی محبت دکھا کر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سب و شتم کا نشانہ بنائے کیونکہ روافض دشمنان صحابہ کرام ہیں اور خوارج دشمنان اہل بیت ہیں۔

## حدیث

مسلم میں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے والد سے راوی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا مبارک سر آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ بہت دفعہ سر آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔ فرمایا کہ تارے آسمان کے لیے امان ہیں جب تارے جاتے رہیں گے تو آسمان کو وہ پہنچے گا جس کا وعدہ اس سے کیا گیا اور میں اپنے صحابہ کیلئے امان ہوں تو جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ گزرے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا اور میرے صحابہ میری امت کیلئے امان ہیں تو جب میرے صحابہ چلے گئے تو میری امت کو وہ پہنچے گا جس کا ان سے وعدہ ہے۔

(مشکوۃ المصابیح ،جلد دوم ،باب مناقب الصحابہ)

## حدیث

خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم

ترجمہ: میری امت کے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جو ان کے بعد والے ہیں پھر وہ جو ان کے بعد والے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب اصحاب النبی ﷺ، باب فضائل اصحاب النبی ﷺ، جلد ۲، دار طوق النجاۃ)

## حدیث

لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مداحدھم ولا نصیفه

ترجمہ: میرے صحابہ کو برا نہ کہو پس اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ جتنا سونا صدقہ کرے (خیرات کرے) تو وہ ان کے ایک مد یا آدھا مد خیرات کرنے کو نہیں پہنچ سکتا۔

(صحیح بخاری کتاب اصحاب النبی باب قول النبی ﷺ جلد ۵ صفحہ ۸ دار طوق النجاۃ)

## تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان جنتی ہیں

تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں اللہ عزوجل کی لاریب کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اللہ ﷻ نے ان سب سے حسنیٰ (جنت) کا وعدہ فرمایا ہے اور اس وعدہ مبارکہ میں مومنین قبل فتح مکہ اور مومنین بعد فتح مکہ سب داخل ہیں لہٰذا اس وعدہ حسنی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرح داخل ہیں۔

**اللہ تعالیٰ قرآن پاک پارہ ۲۷ سورۃ الحدید آیت ۱۰ میں فرماتا ہے۔**

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ

الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۠

ترجمہ: اور تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے۔ تم میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، وہ بعد میں خرچ کرنے والوں اور لڑنے والوں سے مرتبے میں بڑے ہیں اور ان سب سے اللہ نے سب سے اچھی چیز کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

**اس آیت مبارکہ کے تحت امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔**

حدثني محمد بن عمرو قال ثنا ابو عاصم قال ثنا عيسى وحدثني الحارث قال ثنا الحسن قال ثنا ورقاء جميعا عن ابن ابي نجيح عن مجاهد (من الذين انفقو من بعدو قاتلو وكلا وعد الله الحسنى) قال (الجنة) حد ثنا بشر قال ثنا يزيد قال ثنا سعيد عن قتاده وكلاوعدالله الحسنى) قال الجنة.

یعنی حضرت مجاہد اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حسنیٰ سے مراد جنت ہے۔

(جامع البیان فی تاویل القرآن جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۷ موسسۃ الرسالہ)

## حدیث

عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ مثل اصحابي في امتي كا الملح في الطعام لا يصلح الطعام الا بالملح قال الحسن فقد ذهب ملحنا فكيف نصلح .

(مشکوۃ المصابیح ،باب مناقب الصحابہ ، فصل الثانی)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ کی مثل میری امت میں کھانے میں نمک کی طرح ہے کہ کھانا بغیر نمک کے درست نہیں ہوتا۔ حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا نمک چلا گیا تو ہم کیسے درست ہونگے۔

## شرح

خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک سو دس صحابہ کرام موجود تھے مگر چونکہ اب ان کا زمانہ ختم ہو رہا تھا اس لیے آپ نے بطور افسوس اور حسرت کیلئے یہ ذکر فرمایا۔

(مرآۃ المناجیح جلد ۸ صفحہ ۲۷۹ مکتبہ اسلامیہ)

## حدیث

عن عبد الله بن بريده عن ابيه رضى الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ ما من احد من اصحابي يموت بارض الا بعث قائدا ونورا لهم يوم القيمة

(مشكوة المصابيح، باب مناقب الصحابه، فصل الثاني)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن بریدہ رضی اللہ عنہ وہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا کوئی صحابی کسی زمین پر وفات نہیں پاتا مگر وہ قیامت کے دن ان کا پیشرو قائد اور نور ہوگا۔

## حدیث

عن ابي سعيد الخدرى رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يأتي على الناس زمان فيغزو فئام من الناس فيقولون: هل فيكم من صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فيقولون: نعم، فيفتح لهم ثم يأتي على الناس زمان فيغزو فئام من الناس فيقال: هل فيكم من صاحب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فيقولون: نعم، فيفتح لهم ثم يأتي على الناس زمان فيغزو فئام من الناس فيقال: هل فيكم من صاحب من صاحب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فيقولون: نعم، فيفتح. (متفق عليه.)

وفی روایة لمسلم قال:یأتی علی الناس زمان یبعث منهم البعث فیقولون:انظروا هل تجدون فیکم احداً من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ فیوجد الرجل فیفتح لهم,ثم یبعث البعث الثانی فیقولون:انظروا هل فیهم من رأی اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم؟ فیوجد فیفتح لهم, ثم یبعث البعث الثالث فیقال:انظروا هل ترون فیهم من رای من رای اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم؟ ثم یکون بعث الرابع فیقال: انظروا هل ترون فیهم احد رای من رای احد رای اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم؟ فیوجدالرجل فیفتح له. متفق علیه.

(مشکوۃ المصابیح ،باب مناقب الصحابہ ،فصل الاول)

ترجمہ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی۔ تو لوگ کہیں گے کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہو؟ کہیں گے ہاں۔ پھر انہیں فتح دی جائے گی۔ تو پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی۔ تو کہا جائے گا تم میں وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ رہا ہو؟ لوگ کہیں گے ہاں۔ انہیں فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک تو زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی۔ کہا جائے گا کیا تم میں وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ رہا ہو؟ لوگ کہیں گے۔ ہاں۔ تو انہیں فتح دی جائے گی۔ (متفق علیہ)

مسلم شریف میں ہے۔ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ تو کہیں گے کہ دیکھو تم اپنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی پاتے ہو؟ تو ایک صحابی پائے جائیں گے تو انہیں فتح دی جائے گی۔ پھر دوسرا لشکر بھیجا جائے گا۔ تو کہیں گے کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھا ہو؟ تو اس سبب سے انہیں فتح دی جائے گی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجا جائے گا۔ تو کہا جائے گا کہ دیکھو کیا تم اپنے میں وہ شخص دیکھتے ہو جس نے اسے

دیکھا ہو جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو؟ پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا۔ تو کہا جائے گا کہ دیکھو کیا تم ان میں کوئی ایسا دیکھتے ہو؟ جس نے اسے دیکھا ہو کہ اس نے اسے دیکھا ہو جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو تو ایک شخص پایا جائے گا۔ تب اس لشکر کو فتح دے دی جائے گی۔

## حدیث

عن جابر رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال لا تمس النار مسلما رآنی او رآی من رآنی

(مشکوۃ المصابیح .باب مناقب الصحابه . فصل الثانی)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے راوی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس مسلمان کو آگ نہ چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا۔

گفت طوبی من رانی مصطفی والذی یصبر لمن وجھی

## فصل ثالث: طعن بر صحابہ

## کیا کوئی صحابی فاسق ہو سکتا ہے؟

کوئی صحابی رسول اللہ ﷺ فاسق نہیں سب عادل ہیں۔

## قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید

اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۧ

ترجمہ : اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمادیا اور مسلمان اس کلمہ کے زیادہ حق دار اور اس کے اہل تھے۔(الفتح ۲۶)

وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ

ترجمہ : کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کردی(الحجرات ۷)

(مرآۃ المناجیح جلد ۸ صفحہ ۲۷۲ مکتبہ اسلامیہ)

## وضاحت

اہل بیت اطہار اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تعظیم لازم ہے اہلسنت و جماعت کا شعار رہا ہے کہ وہ خلفائے راشدین' عشرہ مبشرہ' میں اہل بیت اور امہات المومنین اور جمیع صحابہ کرام علیہم الرضوان سے محبت کرتے ہیں ان سب کی تعظیم کرتے ہیں اور ان کی تعریف و توصیف کرتے ہیں کسی ایک کی تعریف کا مطلب یہ نہیں کہ دوسرے کی تنقیص کی جائے لیکن احتیاط کا پہلو یہ ہے کہ صحابہ کرام کی تعریف کی جائے تو اہل بیت اطہار کی تعریف کی جائے اور جب اہلِ بیتِ اطہار کی تعریف کی جائے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی بھی تعریف کی جائے۔

امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے حدیث کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا۔

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور　　نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

تعظیمِ اکابر کے بارے میں اہل سنت و جماعت کا شعار یہی ہے۔ بعض لوگ محبت یا منقبت سے متعلق احادیث میں سے کسی ایک کے ساتھ تمسک اور دوسری کو نظرانداز کرنے کا شعار اختیار کرکے کج ذہن لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں یا غلو اور افراط و تفریط کی طرف لے جاتے ہیں۔ قرآن کریم کی رو سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی محبت و تعظیم لازم ہے لیکن خود انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے درمیان تفضیلی درجات کا فرق موجود ہے اس کے باوجود کسی کی تنقیص کی کوئی گنجائش نہیں ہے اسی طرح صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان بھی درجات و مراتب کا فرق موجود ہے لیکن کسی کی تنقیص و توہین کی اجازت نہیں ہے۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح الشفا قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک ہوتا ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 29 صفحہ 363، رضا فاؤنڈیشن لاہور) خطبائے اہلسنت کی ذمہ داری ہے کہ عوام کے درمیان متفق اور مسلمات کو بیان کریں اور کسی عظیم شخصیت کی فضیلت اس انداز میں بیان نہ کریں کہ اس کے مقابل اشارۃً کنایۃً اور توریہ و تعریض کے طور پر کسی دوسری شخصیت کی تنقیص واہانت کا پہلو نکلتا ہو اس سے اہل سنت و جماعت میں تقسیم در تقسیم اور فساد کے شعار کو نفوذ کرنے کا موقع ملتا ہے یہاں بہر صورت اس سے اجتناب لازم ہے۔

## فصل رابع: طعن بر صحابہ کی ممانعت

### حدیث

عن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ (اللہ اللہ فی اصحابی، اللہ اللہ فی اصحابی، اللہ اللہ فی اصحابی) لا تتخذوھم عرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم، ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذیٰ ھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن آذی اللہ فیوشک ان یاخذہ۔

(مشکوۃ المصابیح، باب مناقب الصحابہ، فصل الثانی)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو میرے بعد انہیں نشانہ نہ بناو کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس

نے میرے صحابہ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ ﷻ کو ایذا دی اور جس نے اللہ ﷻ کو ایذا دی قریب ہے اللہ ﷻ اس کی پکڑ فرمائے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کو برا کہنے والا قتل کا مستحق ہے کہ اس کا یہ عمل عداوت رسول ﷺ کی دلیل ہے۔

(مراۃ المناجیح جلد ۰۸ ص ۲۷۸ مکتبہ اسلامیہ)

**********

# الباب الثانی:

## سیرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ

# الباب الثانی: سیرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ

## سیرت وحالات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

### اسم گرامی

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام معاویہ ہے۔ کئی صحابہ کرام علیہم رضوان کا نام معاویہ تھا جیسا کہ شارح بخاری حضرت علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی فرماتے ہیں معاویہ نام کے بیس سے زائد صحابہ کرام علیہم الرضوان ہے۔

(عمدۃ القاری کتاب العلم باب من یرد اللہ بہ ۲/۶۹)

جب مطلقاً معاویہ بولا جائے تو اس سے مراد حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے ہیں۔

(مرآۃ المناجیح ۶/۲۹۱)

### کنیت ولقب

آپ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے اور لقب "ناصر لدین للہ" اور "ناصر لحق للہ" ہے۔

(تاریخ الخمیس ذکر خلافۃ معاویہ ۲/۶۴)

### ولادت

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے اعلان نبوت سے پانچ سال پہلے مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

(البدایہ والنہایہ، الاصابہ ذکر من اسمہ معاویہ ۶/۱۲۰)

### سلسلہ نسب

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسب عبد مناف پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب سے جا ملتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب مبارک ملاحظہ فرمائیں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

(سیرۃ النبویہ لابن ہشام ذکر سرد النسب الزکی من محمد الی آدم ص5)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔

(الاصابہ معاویہ بن ابی سفیان ۱۲۰/۶)

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والدین کا قبول اسلام اور اسلام کے لئے خدمات

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زوجہ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ) حضرت سیدتنا ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا سمیت فتح مکہ (ہجری 8 بمطابق 629 عیسوی) کے روز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔

(زرقانی علی المواہب کتاب المغازی ذکر غزوۃ الاحد ۳۴۰/۲)

## حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبول اسلام کے بعد

حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی تمام تر کوششیں دین اسلام کی سربلندی میں صرف فرمائیں۔اس دوران آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے بہت قربانیاں دیں اور اپنی جرات و بہادری کا عملی مظاہرہ فرمایا یہاں تک کہ اپنی دونوں آنکھیں راہ خدا میں قربان کردیں۔

جب حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ حنین میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مال غنیمت سے سو اونٹ اور 40 اوقیہ عطافرمائے۔

اور آپ کے دونوں فرزند حضرت سیدنا امیر معاویہ اور حضرت سیدنا یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی اتنا ہی عطافرمایا۔

غزوہ طائف میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے شرکت کی اور اس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ کی ایک آنکھ شہید ہوئی۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری آنکھ جنگ یرموک میں شہید ہوئی جبکہ اس جنگ کے سپہ سالار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

(اسد الغابہ ابو سفیان صخر بن حرب ۱۵۸/٦)

## لختِ جگر بارگاہ رسالت میں

ایک موقع پر حضرت سیدنا ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یارسول اللہ میری تین باتیں قبول فرمائیں۔

1)ام حبیبہ بنت ابی سفیان عرب میں سب سے حسین و جمیل ہیں میں ان کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتا ہوں۔

2)معاویہ کو اپنا کاتب بنالیجئے۔

3)مجھے لشکر کا امیر مقرر فرمادیجئے تاکہ میں کفار سے ایسے ہی لڑوں جیسے مسلمانوں سے لڑتا تھا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہر سوال پر اپنی رضامندی کا اظہار فرمایا۔

حضرت سیدنا ابو زمیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اگر حضرت سیدنا ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عطا نہ فرماتے اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے تھے۔

(مسلم کتاب المناقب باب من فضائل ابی سفیان حدیث ۱٦۸)

## حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت سیدتنا ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبول اسلام کے بعد

حضرت سیدنا ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح حضرت سیدتنا ہند بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی قبول اسلام کے بعد اپنی تمام تر کوششیں دین اسلام کی سربلندی میں صَرف فرمائیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی صحابیات کی مبارک صف میں شامل ہو گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہاں سے بڑھ کر چاہنے لگیں۔ چنانچہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہندبنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اسلام لانے سے قبل) روئے زمین پر آپ کے گھر والوں سے زیادہ کسی گھر والوں کا رسوا ہونا مجھے محبوب نہ تھا۔ مگر اب میرا حال یہ ہے کہ روئے زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں سے زیادہ کسی گھر والوں کا عزت دار ہونا مجھے پسند نہیں۔

(بخاری کتاب المناقب الانصار باب ذکر ہند بن عتبہ ۵۶۷/۲)

## بارگاہ رسالت میں ہدیہ

حضرت سیدنا ابو حصین ہذلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ جب حضرت ہند بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسلام لائیں تو اپنی خادمہ کے ہاتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدمت اقدس میں بکری کے دو بھونے ہوئے بچے بطور ہدیہ بھیجے۔ اس وقت حضور علیہ الصلاۃ والسلام وادی ابطح میں جلوہ فرما تھے۔ خادمہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خیمے کے قریب پہنچی سلام عرض کیا اور خیمے میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو اس وقت رسول اکرم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ام المومنین حضرت سیدتنا ام سلمہ اور ام المومنین حضرت سیدتنا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما اور بنو عبدالمطلب کی بعض خواتین بھی حاضر تھیں۔

خادمہ نے عرض کیا کہ میری مالکہ حضرت ہند بن عتبہ نے یہ ہدیہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا ہے اور انہوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے معذرت چاہتے ہوئے عرض کی کہ ان دنوں ہماری بکریوں نے تھوڑی بچے جنے ہیں (یعنی معمولی ہدیہ ہے) نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ہندبنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دعاؤں سے نوازا اللہ عزوجل تمہاری بکریوں میں برکت فرمائے اور ان میں اضافہ فرمائے۔ اس کے بعد وہ خادمہ اپنی مالکہ

حضرت ہند بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس واپس آئی اور بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے ملنے والی دعا کی خبر سنائی حضرت ہند بن عتبہ رضی اللہ تعالی عنہا دعائیہ کلمات سن کر نہایت خوش ہوئیں ان کی خادمہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد ہماری بکریوں کی تعداد میں ایسی کثرت اور زیادتی ہوئی جو اس سے قبل ہم نے نہ دیکھی تھی حضرت ہند رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے برکت کا نتیجہ ہے اور فرماتیں ہیں کہ اللہ تعالی کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت فرمائی حضرت ہند رضی اللہ تعالی عنہا نے اس موقع پر یہ بھی فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دھوپ میں کھڑی ہوں اور ایک سایہ میرے قریب ہے لیکن میں اس سائے کو پانے پر قادر نہیں ہوں اسی دوران رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم قریب تشریف لائے جس کی برکت سے میں اس سائے کو پانے میں کامیاب ہوگئی۔ (یعنی کفر کی دھوپ سے نکل کر اسلام کے سائے میں آ پہنچی)

(تاریخ ابن عساکر، ہند بن عتبہ ۷۰/۱۸۴)

## حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

حضرت سیدنا عمر بن عبداللہ عنسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا"جب حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش نے بیت اللہ سے روک کر مقام راح میں ٹھہرنے پر مجبور کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس موقع پر ایک معاہدہ کیا تو اس وقت میرے دل میں اسلام آچکا تھا پھر جب میں نے اس کا ذکر اپنی والدہ سے کیا تو انہوں نے کہا **"اپنے والد کی مخالفت سے ڈرو یا اپنی راہ جدا کر لو اور اگر دوسری صورت اختیار کی تو تمہارا کھانا تک روک دیا جائے گا"۔**

میرے والد ان دنوں (تجارت کے سلسلے میں) حباشہ (شہر) گئے ہوئے تھے اور میں اسلام لے آیا اور اسے خفیہ رکھا اللہ عزوجل کی قسم جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے رخصت ہوئے تو میں آپ پر ایمان لا چکا تھا اور یہ بات میں نے اپنے والد سے چھپا رکھی تھی پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ کی قضا فرمانے تشریف لائے تو اس وقت بھی میں مومن تھا جب میرے مسلمان

ہونے کا علم میرے والد کو ہوا تو انہوں نے مجھ سے کہا " تمہارا بھائی تم سے بہتر ہے کیونکہ وہ میرے دین پر ہے۔ میں نے کہا میں خود بھی ایسی برتری نہیں چاہتا پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر تشریف لائے تو میں نے اپنا اسلام ظاہر کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا خیر مقدم فرمایا اور یوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب بن گیا۔

(طبقات ابن سعد معاویہ بن ابی سفیان ۱۶/۶)

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ایمانِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص صلح حدیبیہ کے دن ۷ ہجری میں اسلام لائے مگر مکہ والوں کے خوف سے اپنا اسلام چھپائے رہے پھر فتح مکہ کے دن اپنا اسلام ظاہر فرمایا جن لوگوں نے کہا کہ وہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے وہ ظہور اسلام کے لحاظ سے کہا۔

(امیر معاویہ ص ۴۱)

## ازواج واولاد

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے عقد نکاح میں درج ذیل چار خواتین آئیں جن سے اللہ عزوجل نے اولاد بھی عطا فرمائی۔

1)میسون بنت بجدل کلبی: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اکثر اولاد انہیں سے ہے۔

یزید ،امۃ ربِ مشارق ، رملہ، ہند

(البدایہ والنہایہ)

2)فاختہ بنت قرظة: ان سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی دو اولادیں ہوئیں عبدالرحمٰن اور عبداللہ۔

3)کنود بنت قرظة: یہ فاختہ بنت قرظہ کی بہن ہیں۔ روم کے ایک جزیرے قبروس کے فتح کے وقت یہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھیں۔

(عمدۃ القاری کتاب الجہاد)

4)نائلہ بنت عمارة الکلبیة (تاریخ ابن عساکر)

# حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی صورت مبارکہ

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دراز قامت تھے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا رنگ سفید و خوبصورت اور شخصیت رعب دار تھی۔ سر اور داڑھی مبارک میں مہندی لگایا کرتے تھے جس کے رنگ کے سبب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی داڑھی سونے کی طرح معلوم ہوتی تھی۔

(الاصابہ 'معاویہ بن ابی سلیمان ۶/ ۱۲۰ البدایہ والنہایہ 'سنۃ وستین من الہجرۃ النبویہ 'وہذہ ترجمۃ المعاویہ ۵/ ۶۱۹ اسد الغابہ 'معاویہ بن صخر ابی سفیان ۵/ ۲۲۳ تاریخ الخلفاء 'معاویہ بن ابی سلیمان ص ۱۵۵)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حلم و بردباد باوقار مالدار اور لوگوں میں سردار تھے کرم فرمانے والے اور بہر صورت انصاف قائم کرنے والے تھے۔

(البدایۃ والنہایہ سنۃ ستین من الہجرۃ النبویہ 'وہذہ ترجمہ المعاویہ ۵/ ۶۱۹)

حضرت سید ابوالحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوبصورت گورے رنگ والے تھے۔ چنانچہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے معاویہ عرب کے کسریٰ ہیں۔ (فارس کے بادشاہ کو کسری کہتے ہیں) نیز حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر سیاہ عمامہ باندھتے تھے۔

(مرقاۃ المناجیح ۲/ ۲۲۲)

حضرت سیدنا الحسین بن محمد دیار بکری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ تھے رعب و دبدبہ والے 'دور اندیش بہادر سخی بردبار اور سردار تھے گویا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہی بادشاہت کے لیے ہوئے تھے۔

(تاریخ الخمیس ذکر خلافۃ معاویہ ۲/ ۲۹۲)

# حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ

## سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بچپن

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد محترم صحابی رسول حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا نام صخر اور کنیت ابو حنظلہ بھی ہے۔

(عمدۃ القاری کتاب فضائل اصحاب النبی' باب ذکر معاویہ بن ابی سفیان ۱۱/۴۸۷)

زمانہ جاہلیت میں سردار مکہ تھے جو شجاعت و بہادری اور سیاست حکمرانی کے علاوہ اپنی ذاتی خصوصیات کے سبب عرب کے ممتاز لوگوں میں جانے جاتے تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت اور تربیت نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنا خوب رنگ جمایا اس کی بدولت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت کے پیکر بن گئے مزید پڑھنے لکھنے کے شوق اور اس کی تکمیل کے سبب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت اور ممتاز اور نمایاں ہو گئی

(فیضان امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۷)

## بچپن سے ہی عظمتوں کا ظہور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہند بن عتبہ کو مکہ مکرمہ میں دیکھا انکا چہرہ گویا چاند کا ٹکڑا تھا اور ان کے پاس ایک بچہ کھیل رہا تھا ایک (دور اندیش) شخص وہاں سے گزرا تو وہ بچے کے بارے میں پیش گوئی کرتے ہوئے کہنے لگا "" اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اپنی قوم کا سردار بنے گا" یہ سن کر حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اگر یہ سارے عرب کا سردار نہ بنے تو اللہ عزوجل اسے موت دے۔ وہ بچے حضرت سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

(البدایہ والنہایہ سنۃ ستین من الھجرۃ النبویہ' ھذا ترجمۃ معاویہ ۵/۶۲۰)

اسی طرح ایک روز جبکہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھوٹے بچے تھے حضرت سیدنا ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر آپ پر پڑی تو فرمایا "بے شک میرا یہ بڑے سر والا بیٹا اپنی قوم کا سردار بننے کے لائق ہے" حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ سن کر فرمایا صرف اپنی قوم کا سردار: اگر یہ سارے عرب کا سردار نہ بنے تو ستیاناس ہو۔

(الاصحابۃ معاویہ بن ابی سفیان ۶/۱۲۱ البدایہ والنہایہ سنۃ ستین من ہجرۃ وہذا ترجمۃ معاویۃ ۵/ ۶۲۰)

## سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جوانی اور زمانہ جاہلیت

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے اعلان نبوت سے پانچ سال پہلے مکہ مکرمہ میں ہوئی اس حساب سے وقت ہجرت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال تھی اور آپ جوان تھے لیکن سردار مکہ کے گھر میں تربیت پانے اور کفار مکہ کے درمیان رہنے کے باوجود اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں اور جنگوں میں آپ کی شمولیت منقول نہیں یعنی زمانہ جاہلیت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دامن ایذائے مسلم کے بدنما داغ سے پاک وصاف رہا اور یقیناً یہ اللہ عزوجل کا آپ پر کرم تھا۔

(فیضان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ۲۹)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب چھوٹے تھے تو مشرکین مکہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے حضرت سیدنا خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تختہ دار پر کھڑا کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل مکہ کے لیے بددعا کی۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے زمین پر لیٹا دیا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اگر زمین پر لیٹ جائے تو بددعا کا اثر نہیں ہوتا۔ اس بددعا سے حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک اضطرابی کیفیت طاری ہو گئی مجھ پر اس بددعا کا اثر یہ ہوا کہ کئی سالوں تک میری شہرت ختم رہی۔ کہتے ہیں کہ جتنے آدمی بھی سولی پر چڑھاتے وقت موجود تھے ایک سال کے اندر اندر سب مر کھپ گئے۔

(شواہد النبوۃ رکن رابعہ ص ۱۰۰ البدایہ والنہایہ سنۃ ثلاث من الہجرت النبویہ غزوۃ الرجیع ۴/ سیرت ابن ہشام ذکر یوم الرجیع ہے فی سنۃ ثلاثۃ ص ۳۷۱)

ہمارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر ہونے والے معجزات و صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ذات سے صادر ہونے والی برکات مذہب اسلام کی حقانیت واضح کرنے کے لیے کافی تھی مگر دشمنانِ اسلام سب کچھ دیکھتے اور جانتے بوجھتے ہوئے بھی بغض و عداوت کے سبب ایمان نہ لاتے تھے۔ لیکن جب لوگوں کو اللہ عزوجل نے قلبِ سلیم کی نعمت سے نوازا تھا وہ ہدایت کا اثر قبول کرتے تھے اور ایمان کی نعمت سے سرفراز ہوتے تھے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انہی خوش نصیب لوگوں میں سے تھے۔ سیدنا خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال قربانی اور ان کی بددعا کی قبولیت کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ملاحظہ فرمایا نیز پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے گزری تھی اس کے علاوہ آپ کی بہن ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اوائل اسلام میں حبشہ کی طرف ہجرت کرنا اور بعد ازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنا یہ وہ تمام چیزیں ہیں جن کے سبب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں کفر سے نفرت اور اسلام کی محبت پیدا ہوئی غالباً یہی وہ اسباب تھے جن کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے خلاف ہونے والے اقدامات و جنگ میں شریک نہ ہوئے اور پھر اپنے اسلام کو فتح مکہ کے روز ظاہر فرمایا جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین کے ساتھ ساتھ مکے والے بھی اسلام لے آئے تھے۔

(فیضان امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳۰)

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اوصافِ مبارکہ

### حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عاجزی وانکساری

حضرت سیدنا مجلزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک مرتبہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر اور حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنھما کے پاس

تشریف لائے حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ تعظیما کھڑے ہو گئے جبکہ حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے زیادہ بھاری جسم والے تھے۔ اپنے وزن کے سبب بیٹھے رہے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بیٹھے رہو! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: "جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ جھنم میں بنالے۔

(ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی قیام الرجال للرجل، 4/457، حدیث 5229، مسند الطیالسی، معاویہ بن ابی سفیان، الجزء الثانی، ص۔310، حدیث۔1053)

محترم قارئین کرام یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس حدیث مبارکہ سے قیام تعظیمی کی نفی نہیں کی جارہی بلکہ بزرگوں کے افعال واقوال سے بکثرت قیام تعظیمی ثابت ہے،، اور بزرگوں اور اللہ والوں کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا یقینا خوشبختی اور سعادت مندی ہے۔۔ مذکورہ حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث نے ممانعت قیام کی تمام حدیثوں کی شرح کردی کہ جو کوئی اپنے لئے قیام تعظیمی کروانا چاہے اس کے لئے نہ کھڑے ہو یا اس طرح کھڑے ہونا ممنوع ہے کہ مخدوم بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں دست بستہ اور یہ عمل تکبر اور غرور کے لئے ہو ضرورتہ نہ ہو تب سخت ممنوع ہے۔ عالم دین کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا یوں ہی عادل حاکم کے روبرو کھڑا ہونا خصوصا مقدمہ والوں کا، یوں ہی استاذ کے سامنے شاگردوں کا کھڑا ہونا مستحب ہے اگرچہ یہ حضرات بیٹھے ہوئے ہوں اور شاگرد وغیرہ کھڑے ہوں۔ ہاں مخدومین کا تکبرا انہیں کھڑا کرنا اور خود بیٹھے رہنا یہ ممنوع ہے یہ ہی یہاں مراد ہے۔ (مرآۃ المناجیح جلد 6 صفحہ 372) اس شرح سے معلوم ہوا کہ مطلقا کسی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونے سے ممانعت نہیں کی گئی بلکہ اس قیام سے منع کیا گیا ہے جو تکبرا ہو اس حدیث مبارکہ کو مطلقا قیام تعظیمی کی ممانعت کے طور پر پیش کرنا یا سمجھنا غلط اور علم سے دوری کی وجہ سے ہے۔

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصیحت کو طلب فرماتے

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک خط لکھا جس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے نصیحت فرمانے کی یوں التجا کی: آپ مجھے وہ باتیں لکھ دیں جس میں میرے لئے نصیحت ہو۔ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے جوابی مکتوب میں ارشاد فرمایا: سلام علیک آپ پر سلامتی ہو؛ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو لوگوں کی ناراضی میں اللہ عزوجل کی رضا تلاش کرے تو اللہ عزوجل اسے لوگوں کی محتاجی سے محفوظ رکھے گا اور جو لوگوں کی رضا کی خاطر اللہ عزوجل کو ناراض کرے تو اللہ عزوجل اسے لوگوں کے سپرد کر دے گا۔

(ترمذی شریف۔ کتاب الزہد۔ باب ماجاء فی حفظ اللسان۔ جلد 4 صفحہ ۱۸۶۔ حدیث ۲۴۲۲)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں یعنی جو مسلمان اللہ عزوجل کی رضا کے لئے لوگوں کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرے تو اگرچہ لوگ اس سے ناراض ہو جائیں مگر ان شاء اللہ اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی شر سے بچائے گا یہ عمل بہت ہی مجرب ہے جس کا اب بھی تجربہ ہو رہا ہے۔

(مرآۃ المناجیح جلد ۶/ صفحہ ۶۷۵)

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلم اور بردباری

حضرت سیدنا محمد بن سیرین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ایک دفعہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ حوصلہ مند اور سب سے زیادہ حلیم الطبع ہیں۔ حاضرین مجلس نے عرض کی! کیا امیر المومنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی زیادہ؟ تو حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مقام اور مرتبے کے اعتبار سے تو

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت بہتر اور افضل ہیں لیکن حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیادہ حلیم (بردبار) ہیں۔

(السنۃ للخلال؛ ذکر ابی عبد الرحمٰن؛ جلد صفحہ ۴۴۳؛ رقم: ۶۸۱)

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سے اپنی ذات کی وجہ سے بدلہ نہ لیتے

"وجہ"

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سخت کلامی کی اور برا بھلا کہا تو کسی نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی: "اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاہیں تو اسے عبرتناک سزا دے سکتے ہیں۔" اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس بات سے حیاء آتی ہے کے میری رعایا کی کسی غلطی کی وجہ سے میرا حلم اور بردباری کم ہو جائے اسی وجہ سے میں بدلہ نہیں لیتا۔

(حلم معاویہ؛ صفحہ ۲۲؛ رقم: ۱۴)

## امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی بھی شخص سے ذاتی دشمنی نہ رکھتے تھے

حضرت سیدنا ابو اسود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنگ جمل میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ تھے لیکن جنگ ختم ہو جانے کے بعد حضرت سیدنا ابو اسود رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے انہیں اپنے پاس بٹھایا اور قیمتی تحائف سے بھی نوازا۔

(سیر اعلام النبلاء؛ ابو الاسود الدولی؛ جلد ۵۔ صفحہ ۱۱۶)

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کا عالم

### قیساریہ کا فاتح

امیر المومنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں آپ نے مانعین زکاۃ، منکرین ختم نبوت، جھوٹے مدعیان نبوت، اور مرتدین کے خلاف جہاد میں بھرپور حصہ لیا اور کئی کارنامے سرانجام دیے۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جو فتوحات ہوئیں اس میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نمایاں کردار رہا۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاد و فتوحات میں مصروف رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے رومیوں کو شکست فاش دے کر طرابلس، شام، عموریہ، انطاکیہ، اور دیگر علاقوں کو حدود نصرانیت سے نکال کر اسلامی سلطنت میں شامل فرمادیا۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قیساریہ کے محاذ کے لیے امیر مقرر فرمایا۔ اور ان کی جانب ایک مکتوب ارسال فرمایا: "حمد و صلاۃ کے بعد میں نے تمہیں قیساریہ کا والی مقرر کیا تم اللہ عزوجل سے مدد طلب کرتے ہوئے مقابلے کے لئے اس علاقے کی طرف جاؤ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا ورد کرتے رہو کیوں کہ اللہ عزوجل ہی ہمارا رب ہے اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اور وہی ہماری امیدوں کا مرکز ہے وہی ہمارا مولا ہے کیا ہی اچھا مولا کیا ہی اچھا مددگار ہے" حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے قیساریہ کی جانب لشکر کشی فرمائی اور قیساریہ کا محاصرہ کرلیا اور کئی مرتبہ دشمن کی طرف پیش قدمی کی جنگ کا آغاز ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں نہایت ہی شجاعت و بہادری کا مظاہرہ فرمایا اس جنگ میں اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عظیم الشان فتح سے سرفراز فرمایا۔

(البدایہ والنہایہ؛ ثم دخلت سنۃ خمس عشرۃ؛ وقعۃ قیساریہ؛ جلد ۵؛ صفحہ ۱۲۴)

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حسن اخلاق

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں میری نظر میں کوئی حاکم ایسا نہیں گزرا جو حسن اخلاق میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر ہو لوگ انہیں کشادہ وادی کے کناروں سے دور کرتے ہیں (یعنی طرح طرح کی باتیں کر کے انہیں غصہ دلاتے ہیں) مگر وہ تنگی اور رکاوٹ کی وجہ سے نہ تو غضبناک ہوتے ہیں اور نہ برے اخلاق اپناتے ہیں۔

(تاریخ ابن عساکر: معاویہ بن صخر: جلد ۵۹ صفحہ ۱۷۵)

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امت کی فکر ان کی خیر خواہی کا جذبہ

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ابو جیش نامی ایک شخص کو محض اس لیے متعین کر رکھا تھا۔ تاکہ وہ لوگوں کے پاس جائے اور یہ دریافت کرے آج کسی کے یہاں بچے کی ولادت تو نہیں ہوئی؟ یا کوئی وفد تو نہیں آیا؟ تاکہ بیت المال سے وظیفہ جاری کرنے کے لیے ان کا نام لکھ لیا جائے جائے۔

(البدایہ والنہایہ۔ سنۃ ستین من الہجرۃ النبویۃ۔ وھذہ ترجمۃ معاویۃ: جلد ۵۔ صفحہ ۶۳۷)

## غیر شرعی افعال پر فی الفور گرفت کرنا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جب کوئی خلاف شرع کام دیکھ لیتے تو اس کام کو روکنے میں پس و پیش سے کام نہ لیتے اور نہ ہی اس کام کو رکوانے اور ختم کرنے میں قرابت داری یا عزیزوں کا لحاظ فرماتے۔ ایک دن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ منظر ملاحظہ فرمایا کہ آپ کا بیٹا یزید اپنے غلام کو مار رہا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے سخت لہجے میں ارشاد فرمایا: جان لے جتنی قدرت تو اس غلام پر رکھتا ہے اس سے زیادہ اللہ عزوجل تجھ پر قدرت رکھتا ہے، تیرا برا ہو! تو ایسے شخص کو مار رہا ہے جو تجھے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اللہ عزوجل کی قسم! میں طاقت و قدرت کے باوجود کینہ رکھنے والوں سے انتقام لینے سے رکا ہوا ہوں کیوں کہ طاقت کے باوجود معاف کر دینا ہی بہتر ہے۔

(البدایہ والنہایہ ثم دخلت سنۃ اربع وستین وھذہ ترجمہ یزید بن معاویہ 5/740)

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سادگی

حضرت سیدنا یونس بن حلبس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خچر پر سوار دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خادم بھی سوار تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پیوند زدہ قمیص زیب تن فرمائی ہوئی تھی اور اس حالت میں آپ رضی اللہ عنہ دمشق کے بازار کا دورہ فرمارہے تھے۔

(تاریخ ابن عساکر، معاویہ بن صخر، 59/171)

(سیر اعلام النبلاء، معاویہ بن ابی سفیان، 4/307)

**********

# الباب الثالث:

## فضائلِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

# الباب الثالث: فضائلِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

## سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے فضائل میں سے دس فضائل درج ھیں:

1۔ آپ اس سمندری جہاد میں بذات خود شامل تھے۔ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا، ان (مجاہدین) کے لیے (جنت) واجب ہے۔

(صحیح بخاری:2799۔2800،2924)

2۔ آپ وحی لکھتے تھے یعنی کاتبین وحی میں سے ہیں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد2ص243)

3۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی یعنی خال المؤمنین (مومنوں کے ماموں) ہیں۔

4۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انھیں (معاویہ کو) ہادی مہدی بنادے اور ان کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔

(سنن ترمذی:3844وقال حسن غریب)

5۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! معاویہ کو کتاب وحکمت سکھا اور انھیں عذاب سے بچا۔

(مسند احمد جلد4ص127ح18152، صحیح ابن خزیمہ:1938وسندہ حسن)

6۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے (خلفائے راشدین کے بعد) معاویہ سے زیادہ، حکومت کے لیے مناسب کوئی نہیں دیکھا۔

(تاریخ دمشق جلد62ص121وسندہ صحیح)

7۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: معاویہ نے صحیح کیا ہے، وہ فقیہ ہیں۔

(صحیح بخاری: 3765)

8۔ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے مغفرت کرتے تھے۔

(تاریخ بغداد جلد 1 ص 208-209 وسندہ صحیح)

9۔ ایک شخص نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہا تو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اسے کوڑے لگوائے تھے۔

(الاستیعاب، معاویہ بن ابی سفیان ۳/۴۷۵)

10۔ امام معافیٰ بن عمران الموصلی رحمہ اللہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بڑی تعریف فرمائی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم صحیح احادیث کی روشنی میں ص 125-130 سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت کا تذکرہ ہے۔

(اسی کتاب میں باب السادس میں بھی موجود ہے)

## اللہ و رسول معاویہ سے محبت کرتے ہیں

حضور نبی اکرم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ام المؤمنین حضرت سیدتنا امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت سیدتنا امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اپنے بھائی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو چومتے دیکھا۔ ارشاد فرمایا: کیا تم معاویہ سے محبت کرتی ہو؟ عرض کی: یہ میرے بھائی ہیں، ان سے محبت کیوں نہ ہو گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فانّ اللّٰہ ورسولہ یُحِبانِہ۔ یعنی اللہ و رسول بھی معاویہ سے محبت کرتے ہیں۔

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۵۹۵ حدیث ۱۵۹۲۳)

## حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابیِ رسول ﷺ ہیں

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ آپ اللہ تعالی کے محبوب اکرم ﷺ کے صحابی ہیں چنانچہ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ صحیح بخاری میں اور امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ السنن الکبری میں نقل فرماتے ہیں۔

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:" دعه فانه قد صحب رسول الله "ان کو کچھ نہ کہو یہ رسول اللہ (ﷺ) کے صحابی ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب باب ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ جلد ۵ صفحہ ۲۸ دار طوق النجاۃ)

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں

اعلی حضرت امامِ اہل سنت حضرت امام احمد رضا خان رحمۃاللہ علیہ نے ایک صحیح حدیث سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور جنتی ہونا بیان فرمایا ہے۔

ترجمہ: اللہ پاک کی توفیق سے میں کہتا ہوں: اللہ پاک نے اپنے احسان و کرم سے مجھے ایسی صحیح حدیث پر مُطلع فرمایا جو (بطور خاص) سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے جنتی ہونے کی گواہی دیتی ہے۔

حدیث: امام بخاری، اسود عنسی سے اور وہ حضرت سیدتنا اُمِ حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو سمندر میں غزوہ کرے گا انہوں نے واجب کر لی (یعنی جنت)۔" اُمِ حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ان میں سے ہوں؟ فرمایا: "تم ان میں سے ہو۔"

(بخاری ج ۲ ص ۲۸۸ حدیث ۲۹۲۴)

اور یہ بات (اہل علم) کو معلوم ہے کہ یہ غزوہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اِمارت (یعنی سرداری) میں ہوا تھا۔ **لہٰذا ثابت ہوا آپ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کے لیے جنت واجب ہوئی** اور آپ رضی اللہ عنہ تو ان کے امیر (یعنی سردار) تھے۔

(تعلیقات الامام احمد السنۃ علی العلل المتناھیۃ ص ۵ مخطوط)

(فیضان نماز مصنف علامہ و مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ ودامت فیوضھم)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: "ابھی تمھارے درمیان ایک شخص آئے گا وہ جنتی ہے"۔ تو معاویہ (رضی اللہ عنہ) داخل ہوئے۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یامعاویہ! انت منی وانا منک. یعنی "اے معاویہ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیاں ملا کر ارشاد فرمایا: وانک تزاحمنی علی باب الجنۃ کھاتین۔ یعنی "تم جنت کے دروازے پر میرے ساتھ اس طرح ہوگے۔"

(ابن عساکر ج ۵۹ ص ۹۹ والفردوس ج ۵ ص ۲۹۳ حدیث ۸۵۳۰، ۸۸۳۹)

## قول داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ:

سلطان الاصفیاء سید السادات حضرت علی بن عثمان ہجویری حنفی المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہ مرتبہ صحابیت میں یکساں ہیں ان کا زمانہ سب سے ہر لحاظ سے افضل تھا در حقیقت صحابہ کرام کا زمانہ ہی خیر القرون تھا اللہ جل جلالہ نے ان کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے سرفراز فرمایا اور ان کے دلوں کو تمام عیبوں سے محفوظ رکھا تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم "یعنی سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے پھر وہ جو اس کے بعد آئے گا۔

(کشف المحجوب، باب ذکر اہل الصفہ صفحہ ۱۵۸)

## امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" لا تعدل بالصحبة شيئا كائنا ما كان الا ترى ان اصحاب رسول الله ﷺ وبارك فضلوا بالصحبة على من عداهم سوى الانبياء عليهم الصلوة والسلام وان كان اويسا قرنيا او عمرا مروانيا مع بلوغهما نهاية الدرجات ووصولهما غاية الكمالات سوى الصحبة فلا جرم صار خطا معاوية خيرا من صوابهما ببركة الصحبة وسهو عمرو بن العاص افضل من صحوهما لما ان ايمان هولاء الكبراء صار بالصحبة شهوديا برؤية الرسول وحضور الملك وشهود الوحي ومعاينة المعجزات وما اتفق لمن عداهم هذه الكمالات التي هي اصول سائر الكمالات كلهما ولو علم اويس فضيلة الصحبة بهذه الخاصية لم يمنعه مانع من الصحبة وما اثر شيئا من الاشياء على هذه الفضيلة والله يختص برحمة من يشاء والله ذو الفضل العظيم.....

((اللهم وان لم تخلقنا في هذه النشاة في قرن هولاء الاكابر فاجعلنا في النشاة الآخرة محشورين في زمرتهم بحرمة سيد المرسلين عليه وعليهم الصلوة والتحيات والتسليمات۔والسلام))

(مکتوبات۔ مکتوب صد و بستم جلد ۱ صفحہ ۱۳۸ انار کلی بازار لاہور)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی صحابیت کے برابر کسی شئ کو نہ سمجھو۔ چاہے جو بھی ہو کیا تجھے معلوم نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ کے صحبت ہی کی بناء پر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے علاوہ تمام لوگوں پر فضیلت حاصل ہے خواہ اویس قرنی ہوں یا عمر بن عبد العزیز۔ حالانکہ یہ دونوں ہستیاں حضور ﷺ کی صحبت کے علاوہ تمام درجات کی انتہاء اور تمام کمالات کی غایت تک پہنچی ہوئی ہے اسی وجہ سے بلاشبہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطاء صحبتِ نبی ﷺ کی برکت سے ان دونوں کے درست عمل سے بہتر ہے اور سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی بھول چوک ان

دونوں کی سمجھداری سے افضل ہے کیونکہ ان بزرگوں کا ایمان رسول اللہ ﷺ کی زیارت، فرشتے کی حاضری مشاہدہ وحی اور معجزات دیکھنے کی وجہ سے شہودی ہو چکا تھا اور اس قسم کے کمالات جو تمام کمالات کے اصول ہیں کسی کو نصیب نہیں ہوئے۔ اگر حضرت اویس قرنی کو معلوم ہوتا کہ صحبت کی فضیلت میں یہ خاصیت ہے تو انہیں (رسول اللہ ﷺ) کی صحبت سے کوئی چیز مانع نہ ہوتی اور وہ اس فضیلت پر کسی شئی کو ترجیح نہ دیتے لیکن اللہ جل جلالہ اپنی رحمت سے خاص فرماتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اے اللہ جل جلالہ اگرچہ تو نے ہم کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے زمانے میں پیدا نہیں کیا مگر بحرمۃ سید المرسلین قیامت کے دن ہمارا انہی کے زمرے میں حشر فرما۔ (آمین) والسلام

## حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ کاتب وحی ہیں اور وحی کے علاوہ بھی آپ حضور ﷺ کے کاتب تھے چنانچہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد (ایک روایت کے مطابق) آپ کے والد گرامی نے حضور سید عالم ﷺ کے بارگاہ اقدس میں عرض کی تھی۔ یا نبی اللہ! میرے بیٹے کو اپنا کاتب بنالیجیے! تو حضور ﷺ نے ان کی عرض قبول فرمائی۔

(صحیح مسلم باب من فضائل ابی سفیان جلد ۶ صفحہ ۱۹۴۵ رقم ۲۵۰۱ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حضور ﷺ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا کاتب مقرر فرمایا اور آپ اس خدمت کیلئے بارگاہ اقدس میں حاضر رہنے لگے جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں" ان معاوية كان يكتب بين يدى النبى ﷺ "یعنی بے شک امیر معاویہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں کتابت کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی مسند عبد اللہ بن عمر جلد ۱۳ صفحہ ۵۵۴ رقم ۱۴۴۳۶ مکتبہ ابن تیمیہ قاہرہ)

## کتابت میں تربیتِ معاویہ رضی اللہ عنہ من جانب حضور ﷺ

اسی کتابت کے دوران نبی کریم ﷺ آپ کی تربیت بھی فرمایا کرتے تھے جیسا کہ خود امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں لکھ رہا تھا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "یامعاویة ! الق الدواة و حرف القلم وانصب الباء و فرق السین ولا تعوروا لمیم وحسن الله ومد الرحمن وجود الرحیم"۔

ترجمہ: اے معاویہ ! دوات کی سیاہی درست رکھو قلم کو ٹیڑھا کرو (بسم اللہ الرحمن الرحیم) کی باء کھڑی لکھو سین کے دندانے جدا رکھو میم کے دائرے کو اندھا نہ کرو (کھلا رکھو) لفظ اللہ خوبصورت لکھو لفظ رحمن کو دراز کرو لفظ رحیم عمدگی سے لکھو۔

(فضائل القرآن للمستغفری، باب ماجاء فی فضل بسم اللہ الرحمن الرحیم جلد ا صفحہ ۴۳۶ دار ابن حزم)

پھر ایک وقت آیا کہ عام کتابت کے علاوہ نبی مکرم شاہ بنی آدم ﷺ نے آپ کی کتابت وحی کی بھی ذمہ داری لگادی تو اس طرح دیگر کاتبین وحی صحابہ کے ساتھ آپ بھی یہ فریضہ سرانجام دینے لگے امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا" وكان يكتب الوحی "یعنی آپ رضی اللہ عنہ وحی کی کتابت فرماتے تھے۔

(دلائل النبوۃ جلد ۶ صفحہ ۲۴۳ دار الکتب العلمیہ بیروت)

بعض لوگ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وحی ہونے میں شکوک وشبہات کا شکار ہیں ان کے اس شک کو دور کرنے کے لیے چند اکابرین اہلسنت کے نام ذکر کیے جاتے ہیں جنہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی کتب میں کاتب وحی لکھا ہے۔

۱) حافظ ابو بکر محمد بن حسین آجری بغدادی (متوفی ۳۶۰ھ)

۲)حافظ الکبیر امام ابو بکر احمد بن حسین خراسانی بیہقی (متوفی ۴۵۸)

۳)امام شمس الائمہ ابو بکر محمد بن احمد سرخسی حنفی (متوفی ۴۸۳)

۴)قاضی ابوالحسین محمد بن محمد حنبلی (ابن ابی یعلی) (متوفی ۵۲۶)

۵)حافظ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد قرشی طلیحی (قوام السنۃ) (متوفی ۵۳۵)

۶)علامہ ابوالحسن علی بن بسام اندلسی (متوفی ۵۴۲)

۷)حافظ ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم جورفانی (متوفی ۵۴۳)

۸)علامہ ابوالفتح

۹)امام حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ شافعی (ابن عساکر) (متوفی ۵۹۷)

۱۰)حافظ امام جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمن بن علی جوزی (متوفی ۵۹۷)

۱۱)ابو جعفر محمد بن علی بن محمد ابن طباطبا علوی (متوفی ۷۰۹)

## سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں یہ سمجھا کہ آپ میرے لئے تشریف لائے ہیں لہذا میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا تو آپ ﷺ نے میری کمر پر تھپکی دے کر فرمایا:

اذهب فادع لي معاوية وكان يكتب الوحي۔ إلخ

ترجمہ: جاؤاور معاویہ کو بلا لاؤ، وہ (معاویہ رضی اللہ عنہ) وحی لکھتے تھے۔ اِلخ

(دلائل النبوۃ للبیہقی ۲۴۳/۲ وسندہ حسن)

**معلوم ہوا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کاتبِ وحی تھے۔**

## حافظ ابن عساکر لکھتے ہیں:

''خال المؤمنين و كاتب وحي رب العالمين، أسلم يوم الفتح''

ترجمہ: مومنوں کے ماموں اور رب العالمین کی وحی لکھنے والے، آپ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔

(تاریخ دمشق ۳۸/۶۲)

## صحابی عبد الرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لئے فرمایا: ((اللهم اجعله هادياً مهدياً واهد به)) اے اللہ! اسے ہادی مہدی بنادے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

(سنن الترمذی: ۳۸۴۲ وقال: "ھذا حدیث حسن غریب" (التاریخ الکبیر للبخاری: ۲۴۰/۵، طبقات ابن سعد ۴۸۷/۷، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم ۳۵۸/۲ ح ۱۱۲۹، مسند احمد ۲۱۶/۴ ح ۱۷۸۹۵، وھو حدیث صحیح)

اُم علقمہ (مرجانہ) سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) مدینہ تشریف لائے تو (سیدہ) عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے رسول اللہ ﷺ کی چادر اور بال مانگا۔ پھر انہوں نے چادر اوڑھ لی اور بال پانی میں ڈبو کر وہ پانی پیا اور اپنے جسم پر بھی ڈالا۔

(تاریخ دمشق ۱۰۶/۶۲ وسندہ حسن، مرجانہ وثقہا العجلی وابن حبان)

## مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

کہ وہ ایک وفد کے ساتھ معاویہ بن ابی سفیان (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے پاس گئے تو انہوں (معاویہ رضی اللہ عنہ) نے ان (مسور رضی اللہ عنہ) کی ضرورت پوری کی پھر تخلیے (تنہائی) میں بلا کر کہا: تمہارا حکمرانوں پر طعن کرنا کیا ہوا؟ مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ چھوڑیں اور سلوک کریں جو ہم پہلے بھیج چکے ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! تمہیں اپنے بارے میں بتانا پڑے گا اور تم مجھ پر جو تنقید کرتے ہو۔ مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ان کی تمام قابلِ عیب باتیں (غلطیاں) انہیں بتادیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی بھی گناہ سے بری نہیں ہے۔ اے مسور! کیا تمہیں پتا

ہے کہ میں نے عوام کی اصلاح کی کتنی کوشش کی ہے، ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملے گا۔ یا تم گناہ ہی گنتے رہتے ہو اور نیکیاں چھوڑ دیتے ہو؟ مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم تو انہی گناہوں کا ذکر کرتے ہیں جو ہم دیکھتے ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اپنے ہر گناہ کو اللہ کے سامنے تسلیم کرتے ہیں۔ اے مسور! کیا تمہارے ایسے گناہ ہیں جن کے بارے میں تمہیں یہ خوف ہے کہ اگر بخشے نہ گئے تو تم ہلاک ہو جاؤ گے؟ مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! ۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کس بات نے تمہیں اپنے بارے میں بخشش کا مستحق بنا دیا ہے اور میرے بارے میں تم یہ امید نہیں رکھتے؟ اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اصلاح کی کوشش کر رہا ہوں لیکن اللہ کی قسم! دو باتوں میں صرف ایک ہی بات کو اختیار کرتا ہوں۔ اللہ اور غیر اللہ کے درمیان صرف اللہ کو ہی جانتا ہوں۔ میں اس دین پر ہوں جس میں اللہ عمل قبول فرماتا ہے، وہ نیکیوں اور گناہوں کا بدلہ دیتا ہے سوائے اس کے کہ وہ جسے معاف کر دے۔ میں ہر نیکی کے بدلے یہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ مجھے کئی گنا اجر عطا فرمائے گا ۔ میں ان عظیم امور کا سامنا کر رہا ہوں جنہیں میں اور تم دونوں گن نہیں سکتے۔ میں نے اقامتِ صلوٰۃ کا نظام، جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے نازل کردہ احکامات کا نظام قائم کر رکھا ہے اور ایسے بھی کام ہیں اگر میں انہیں تمہیں بتا دوں تو تم انہیں شمار نہیں کر سکتے، اس بارے میں فکر کرو۔ مسور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جان گیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجھ پر اس گفتگو میں غالب ہو گئے۔ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی نہیں سنا گیا کہ مسور (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی کبھی مذمت کی ہو۔ وہ تو ان کے لئے دعائے مغفرت ہی کیا کرتے تھے۔

(تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۰۸، ۲۰۹ ت ۴۹ وسندہ صحیح)

امام جعفر الصادق نے "قاسم بن محمد قال قال معاوية بن أبي سفيان" کی سند سے ایک حدیث بیان کی ہے جس میں آیا ہے کہ قاسم بن محمد (بن ابی بکر) نے فرمایا: "فتعجب الناس من صدق معاوية" پس لوگوں کو معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی سچائی پر بڑا تعجب ہوا۔

(تاریخ دمشق ۱۱۵/۶۲ وسندہ حسن)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے نزدیک سچے تھے۔

## سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ما رأيت رجلاً كان أخلق يعني للملک من معاوية" میں نے معاویہ سے زیادہ حکومت کے لئے مناسب (خلفائے راشدین کے بعد) کوئی نہیں دیکھا۔

(تاریخ دمشق ۱۲۱/۶۲ وسندہ صحیح، مصنف عبدالرزاق ۴۵۳/۱۱ ح ۲۰۹۸۵)

## عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللهم علّم معاوية الكتاب والحساب، وقه العذاب))

اے میرے اللہ! معاویہ کو کتاب و حساب سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

(مسند احمد ۱۲۷/۴ ح ۱۷۱۵۲ وسندہ حسن، صحیح ابن خزیمہ: ۱۹۳۸)

**********

# الباب الرابع:

## امیر معاویہ اور سیاست

# الباب الرابع: امیر معاویہ اور سیاست

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً چالیس سال حکومت فرمائی۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں چار سال دمشق کے امیر رہے۔ 12 سال سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں پورے ملکِ شام کے والی رہے۔ پھر تقریباً چار سال حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے زمانہ خلافت میں اور چھ ماہ حضرت سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں شام کے والی رہے۔ اس کے علاوہ بیس سال آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رہے یوں تقریباً چالیس سال آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت رہی۔

(اسد الغابہ معاویہ۔ بن صخر ابی سفیان ۵/۲۲۲)

## دار القضاء کی تعمیر

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صاحبزادی حضرت سیدتنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی مملوکہ زمین بیچ کر قرض ادا کرنے کی وصیت فرمائی تھی لہٰذا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ میں وہ جگہ خرید کر اسے دار القضاء کے لیے وقف فرما دیا۔

(تاریخ المدینۃ المنورۃ۔ دور بنی زہرہ۔ جلد ۱۔ صفحہ ۲۲۳)

## رعایا کی خبر گیری

رعایا کی خبر گیری کا بھی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے بے حد منظم نظام بنایا چنانچہ شام کے ایک علاقے نصیبین میں بچھوؤں کی کثرت ہو گئی تو وہاں کے گورنر نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب رجوع کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تجویز پر عمل کرنے کی برکت سے بچھوؤں کی تعداد میں کمی آئی۔

(معجم البلدان باب النون والصاد جلد ۲ صفحہ ۰۳۹)

## امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہمان نوازی اور خدمت کا انداز

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ایک وفد حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے لیے کھانا منگوایا پھر پیاز منگوائی اور ارشاد فرمایا: اس کشادگی (یعنی زمین سے اگنے والی سبزیوں) کو کھاؤ کیونکہ اس کا امکان بہت کم ہے کہ کوئی قوم کسی زمین (سے اگنے والی سبزیاں) کھائے اس کے باوجود اس زمین کا پانی اسے نقصان پہنچائے۔

(بستان العارفین الباب السادس والاربعون فی ماجاء فی الاطعمہ۔ص۔ ۵۰)

## امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنے دور حکومت میں مقدس مقامات کو مسجد میں تبدیل فرمادیا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قیام جب تک مکہ مکرمہ میں رہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان مبارک میں سکونت اختیار فرمائی اور حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سمیت تمام اولاد کی ولادت بھی اسی مبارک مکان میں ہوئی نیز یہی وہ مکان تھا کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی اس مکان کو دار خزیمہ کے نام سے شہرت حاصل رہی۔ بعد میں یہ مکان حضرت سیدنا عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی تحویل میں تھا جسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر مسجد کے لئے وقف کر دیا۔ پھر حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جائے ولادت ہونے کی وجہ سے مولود فاطمہ کے نام سے مشہور ہوا مسجد حرام کے بعد یہ مقام مکہ مکرمہ میں سب سے افضل ہے۔

(تاریخ الخمیس وفاۃ خدیجۃ الکبریٰ جلد ۱۔ صفحہ ۳۰۲)

## دوران حکومت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دن بھر کی مصروفیات

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن میں پانچ بار لوگوں سے ملاقات فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کی تلاوت فرماتے پھر گھر تشریف لے جا کر گھریلو امور انجام دیتے اور اس سے فراغت کے بعد چار رکعت (اشراق چاشت) کی نماز ادا فرماتے۔ دن

بھر میں کئی ضرورت مند آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے کوئی عرض کرتا "مجھ پر ظلم ہوا ہے" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے اس کی مدد کرو" کوئی کہتا میرے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے "ارشاد ہوتا" اس کے معاملے کی تحقیق کرو۔ "مزید یہ بھی ارشاد فرماتے جو لوگ ہم تک نہیں پہنچ سکتے ان کی ضروریات ہم تک پہنچاؤ۔ "آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن افراد کو لوگوں کی خبر گیری کے لیے مقرر فرمایا ہوا تھا ان میں سے کوئی عرض کرتا : فلاں شخص شہید ہو گیا ہے۔ "ارشاد فرماتے اس کے بچوں کا وظیفہ مقرر کر دو۔ " کوئی یہ بتاتا کہ فلاں آدمی کافی عرصے سے اپنے گھر سے غائب ہے "فرماتے "اس کے گھر والوں کا خیال رکھو اور ان کی ضروریات کو پورا کرو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا دن لوگوں کی خیر خواہی اور ان کی دادرسی اور ان کی بروقت مدد کرنے میں صرف ہوتا۔

(مروج الذہب من اخلاق معاویہ وعاداتہ جلد ۳ صفحہ ۳۱)

## امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنازوں کے میں شرکت

حضرت سیدنا فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت رضوان میں شریک تھے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بہت کم تھی۔ مصر کی فتح میں بھی شریک تھے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیر موجودگی میں نائب تھے۔جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ ہو تعالیٰ عنہ آپ کے جنازے میں شریک ہوئے اور جنازے کو کندھا دیتے ہوئے اپنے فرزند حضرت عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میرے پیچھے چلے آؤ کیونکہ پھر کبھی ان جیسے کہ جنازے کو کندھا دینے کی سعادت نہیں پاؤ گے۔

(سیر اعلام النبلاء فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلد 3۔ صفحہ ۲۸۰)

اسی طرح حضرت سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ بھی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھایا۔

(اسد الغابہ عبدالمطلب بن ربیعہ جلد ۳۔ صفحہ ۵۲۶)

## امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بردباری اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے بنو امیہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے بنو امیہ حلم کے ذریعے قریش کے ساتھ برتاؤ کرو! خدا (عزوجل) کی قسم! زمانہ جاہلیت میں مجھے کوئی برا بھلا کہتا تو میں اس کے ساتھ حلم و بردباری سے پیش آتا یوں وہ شخص میرا ایسا دوست بن جاتا کہ اگر مجھے اس کی مدد کی ضرورت پڑتی تو وہ مدد کرتا؛ اگر میں کسی سے لڑائی کرتا تو وہ میرا ساتھ دیتا۔ حلم شریف آدمی سے اس کی شرافت نہیں چھینتا بلکہ اسکی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

(البدایہ والنہایہ ۔سنۃ ستین من الہجرۃ النبویہ: وہذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔ جلد 5 صفحہ ۲۳۹)

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرعی حکم پر عمل کرواتے

زمانہ جاہلیت میں یہ رسم تھی ایک شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کسی سے کر دیتا اور اس کی بیٹی یا بہن سے نکاح کر کے اس نکاح کو مہر قرار دیتا چونکہ اس میں مہر نہ ملنے کی وجہ سے عورت کی حق تلفی ہوتی اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کرنے سے منع فرمایا جب حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں اس طرح کے نکاح کا معاملہ پیش آیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے وہاں کے گورنر کو دونوں میں تفریق کروانے کا حکم ارشاد فرمایا اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ نکاح شغار ہے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

(ابو داود؛ کتاب النکاح؛ باب فی الشغار جلد ۲ صفحہ 230 حدیث 2075)

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سنہری دور

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سنہرے دور کے بارے میں البدایہ والنہایہ میں ہے (حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں) دشمنوں کے شہروں میں جہاد جاری تھا۔ اللہ عزوجل کے کلمے کا بول بالا تھا؛ ہر طرف سے غنیمتیں سمٹ کر آتی تھی؛ عدل و انصاف کا دور دورہ تھا اور آپ کے دور میں مسلمان سکون اور راحت میں تھے۔

(البدایہ والنہایہ ۔سنۃ ستین من الہجرۃ النبویہ وہذہ ترجمۃ امیر معاویہ جلد ۵ صفحہ ٦٢١)

## امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں فتنوں کا خاتمہ ہوا

اسلامی شہروں میں جو خوارج سازشوں کے ذریعے فتنے پھیلا رہے تھے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی سرکوبی فرمائی حتی کہ یہ فتنہ مکمل طور پر ختم ہو گیا۔

(البدایہ والنہایہ۔سنۃ احدی واربعین۔خروج طائفۃ من الخوارج علیہ جلد ۵ صفحہ ۵۰۵)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے لوگوں سے فرمایا اے لوگو میں تم سے بہتر نہیں ہوں تم میں حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن عمرو وغیرہ جیسے افاضل لوگ موجود ہیں لیکن امید ہے کہ میں تمہارے لئے حکومت کے اعتبار سے زیادہ نفع مند ہوں اور دشمن کو زیر کرنے میں سب سے زیادہ کارآمد ہوں اور تمہیں فائدہ پہنچانے میں سب سے آگے رہوں۔

(طبقات ابن سعد معاویہ بن ابی سفیان۔جلد ٦ صفحہ ١٩)

## لوگوں کی ضروریات پوری فرماتے ہیں

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کی ضروریات کا بے حد خیال فرماتے اور ضرورت مندوں کی خبر گیری کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کچھ مقامات پر لوگوں کو متعین فرما دیا تھا بلکہ عامل مدینہ جب کوئی پیغام حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب بھیجنا چاہتا تو پہلے وہ لوگوں میں یوں اعلان کرواتا: جسے کوئی حاجت ہو وہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھ کر بھیج دے۔

(تاریخ طبری سنۃ ستین۔ذکر بعض ما حضرنا من ذکر اخبارہ وسیرہ۔جلد ۳/۲٦۸ صفحہ)

## امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بچوں سے محبت

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بچوں سے محبت فرماتے انہیں خوش رکھے اور ان کی دلجوئی فرماتے چنانچہ ایک روز حضرت سیدنا جبلہ بن سحیم رحمۃ اللہ تعالے علیہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گلے میں رسی تھی اور ایک بچہ اسے کھینچ رہا تھا حضرت سیدنا جبلہ بن سحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل پر حیرت کرتے ہوئے عرض کی! امیر المومنین آپ اس طرح بچوں کے ساتھ

کھیل رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ارشاد فرمایا بے وقوف چپ ہو جا کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "جس کا کوئی بچہ ہو تو وہ اس کے ساتھ بچہ بن جائے"۔

(تاریخ ابن عساکر جلد بن سمیم ۳۸/۷۲)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت سیدنا ابو سفیان قتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمر کے بل لیٹے تھے اور آپ کے سینے پر ایک بچہ یا بچی تھی جسے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھلا رہے تھے میں نے یہ دیکھ کر عرض کی! یا امیر المومنین! اس بچے کو ہٹادیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جس کا کوئی بچہ ہو تو اس کے ساتھ بچہ بن جائے"۔

(فیض القدیر۔ حرف المیم ۶/ ۲۷۱ تحت حدیث: ۸۹۷۵)

## بداخلاقی کی بنا پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنے بھانجے کو معزول کر دیا

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھانجا ابن ام حکم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں کوفہ کا گورنر تھا لیکن جب اس کی بداخلاقی میں اضافہ ہوا اور لوگوں کے ساتھ برے طریقے سے پیش آنے لگا تو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے فوراً معزول فرما کر حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کا گورنر مقرر فرما دیا۔

(البدایہ والنہایہ سنہ تسع وخمسین جلد ۵ صفحہ ۵۹۳)

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں عہدہ قضاء

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک دور میں بھی عدل و انصاف کو بہت زیادہ اہمیت حاصل تھی اور اس کا باقاعدہ شعبہ قائم تھا اور حضرت سیدنا فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عہدہ پر فائز تھے۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت سیدنا ابو ادریس خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس منصب پر فائز رہے۔

(الکامل فی التاریخ۔ سنہ ستین۔ ذکر بعض سیرتہ واخبارہ۔ الخ جلد ۳۔ صفحہ ۳۷۲)

## امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بے مثال عدل وانصاف

حضرت سیدنا امام اعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل وانصاف کا ذکر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کاش! آپ لوگ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ دیکھ لیتے لوگوں نے عرض کی کیا آپ کے حلم کی بات کر رہے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا نہیں خدا عزوجل کی قسم میں ان کے عدل کی بات کر رہا ہوں۔ (یعنی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عدل وانصاف بے مثال تھا)۔

(السنۃ للخلال۔ ذکر ابی عبدالرحمن معاویہ بن ابی سفیان جلد ۱۔ صفحہ ۴۳۷ رقم: ۶۶۷)

## امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عہد کی پاسداری

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ ہو تعالیٰ عنہ سے بعض کفار نے معاہدہ کیا کہ وہ اتنی رقم بطور جزیہ ادا کیا کریں گے لیکن انہوں نے عہد کی خلاف ورزی کی اس کے باوجود حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی جانب پیش قدمی نہیں فرمائی جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اس بارے میں عرض کی گئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ارشاد فرمایا دوکھے کا بدلہ دھوکے سے دینے سے زیادہ بہتر ہے کہ دھوکے کا بدلہ عہد پورا کر کے دیا جائے۔

(فتوح البلدان۔ القسم الثانی۔ امر السامرۃ ص ۲۱۲)

## سیدنا امیر معاویہ کا نظام احتساب

آپ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت کا نظام احتساب نہایت مضبوط تھا بلکہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے عمال کا احتساب خود فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ فلسطین کے عامل صحابی رسول حضرت سیدنا ابو راشد ازدی رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کا محاسبہ کرنے لگے۔ حضرت سیدنا ابو راشد ازدی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میرے آنسو محاسبے کی وجہ سے نہیں بہہ رہے بلکہ مجھے قیامت کا دن یاد آگیا ہے۔

(تاریخ ابن عساکر، عبدالرحمن بن عبید. جلد 35 صفحہ 94)

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا قیدیوں کے ساتھ رویہ

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے قبل بھی قیدیوں کے لیئے کھانے اور موسم کے اعتبار سے لباس کا انتظام ہوا کرتا تھا۔ سب سے پہلے حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے عراق میں اور پھر حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شام میں اس سلسلے کو جاری رکھا۔

(الترتیب الادریہ، القسم الرابع فی العملیات، باب حل کان ... 1/469 ...)

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور نظامِ مالیات

### دمشق سے حاصل ہونے والی مالی معاونت

دمشق سے حاصل ہونے والی آمدنی سے فوجیوں اور قاضیین کی تنخواہیں ادا کی جاتیں اور فقہاء و مؤذنین کی خدمت بھی اسی مال سے کی جاتی تھی۔ ان تمام اخراجات کے بعد جو رقم بچ جاتی اس کی مقدار چار لاکھ تھی جسے بیت المال میں جمع کروا دیا جاتا تھا۔

(... جلد 1/253)

### عراق سے حاصل ہونے والی مالی معاونت

حضرت سیدنا عبداللہ بن درّاج رضی اللہ عنہ کو جب عراق کے خراج کا والی مقرر فرمایا تو اس وقت زمینوں سے حاصل ہونے والے خراج کی رقم پچاس لاکھ درہم تھی۔

(... صفحہ 411)

### مصر سے حاصل ہونے والی مالی معاونت

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مصر کے گورنر مختلف صحابہ کرام علیہم الرضوان رہے اس اعتبار سے یہاں سے حاصل ہونے والی آمدنی کی مقدار بھی وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہی۔ حضرت سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جب تک گورنر رہے اس وقت تک مصر سے حاصل ہونے والی آمدنی نو لاکھ دینار تھی۔

(... 4/278)

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حفاظتی امور

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں بحری جنگیں اپنے عروج پر تھیں لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے اس ضرورت کو محسوس فرما کر بحری جہاز بنانے کے لیئے 49 سن ہجری میں کارخانے قائم فرمائے، اس وقت صرف مصر ہی میں یہ کارخانہ موجود تھا اس کے بعد اردن کے مقام "عکا" میں ایک کارخانہ قائم کیا گیا جس میں اس شعبے سے تعلق رکھنے والے تمام کاریگروں کو جمع کر دیا گیا اور ساحل پر ہی ان کی رہائش وغیرہ کا انتظام کر دیا گیا تا کہ بحری جہاز بنانے کے اہم ترین کام میں خلل واقع نہ ہو۔

(فتوح البلدان، امر الاردن، صفحہ 161)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن قیس کندی رضی اللہ کو بحری غزدات پر امیر مقرر فرمایا آپ رضی اللہ عنہ پچاس بحری غزدات میں شریک ہوئے اور ان تمام جنگوں میں ایک مسلمان کا بھی جانی نقصان نہیں ہوا۔

(الاصابہ، عبداللہ بن قیس الکندی، جلد 5 صفحہ 74)

اس طرح آپ رضی اللہ عنہ کے مبارک دور میں دفاعی نظام نہایت مضبوط و بہترین رہا۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی انہیں تدابیر اور حکمت عملیوں کی وجہ سے تمام ریاست داخلی وخارجی خطرات سے محفوظ رہی اور یوں فتوحات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔

## حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں پیغام رسانی کا نظام

عہد فاروقی میں پیغام رسانی کا نظام انتہائی مضبوط تھا اور بر وقت اطلاع کے ذریعے ہر جگہ کے احوال سے آگاہی ہو جاتی تھی، پھر حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس نظام کو اتنا مضبوط ترین بنا دیا تھا کہ بارہ میل کے فاصلے پر ایک چوکی قائم فرما دی جس میں "البرید" کے نام سے ایک مستقل شعبہ قائم تھا۔ اس چوکی میں ہر وقت ایک تیز رفتار اور تازہ دم گھوڑا موجود رہتا جب قاصد کا گھوڑا تھک جاتا تو وہ اس چوکی سے گھوڑا تبدیل کر لیتا، یوں کم وقت میں بہت جلدی پیغام پہنچ جایا کرتا تھا، اس

طرح آپ رضی اللہ عنہ دور دراز علاقوں پر مقرر گورنروں کو احکامات بھی پہنچاتے اور وہاں کے حالات سے بھی بھرپور آگاہی حاصل فرمایا کرتے۔

(اقتباس السلطانیہ ظفری، معاویہ امیر المؤمنین، کلام ابی معلی الحریری، صفحہ 106)

## خطوط پر مہر اور نقل محفوظ رکھنے کا نظام رائج فرمایا

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطوط پر مہر لگانے کا طریقہ بھی رائج فرمایا اس کا سبب یہ بنا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے لیے ایک لاکھ درہم بیت المال سے دینے کا حکم تحریر فرمایا لیکن اس شخص نے اس تحریر میں تصرف کر کے ایک لاکھ کے بجائے دو لاکھ کر دیا، جب اس خیانت کا علم حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا محاسبہ فرمایا پھر اس کے بعد خطوط پر مہر لگانے کا نظام نافذ فرما دیا۔

(تاریخ الخلفاء، صفحہ 120)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطوط کی نقل محفوظ رکھنے کا بھی اہتمام فرمایا۔

(البدایہ والنہایہ، سنۃ ست وخمسین، مرقوم بن کعب ۔۔۔ جلد 5 صفحہ 517)

## فتنے کا زمانہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کا زمانہ فتنوں اور فسادوں سے بھرا تھا۔ اس کے باوجود آپ نے اپنی حکمت اور دانشوری سے امت کو سنبھالے رکھا۔ اپنی صفوں میں منافقوں کی کمی تھی اور نہ ہی اختلاف رکھنے والوں کی صفوں میں۔ اس کے باوجود آپ نے نظام سلطنت بخوبی نبھایا۔ اسی وجہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کہنا پڑا: فتنے کے زمانے میں لوگوں کے حالات دیکھتی رہی یہاں تک کہ میں تمنا کرنے لگی اللہ میری عمر بھی معاویہ رضی اللہ عنہ کو لگا دے۔

حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، وَهِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا زَالَ بِي مَا

رَأَيْتُ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ فِي الْفِتْنَةِ، حَتَّى إِنِّي لَأَتَمَنَّى أَنْ يَزِيدَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُعَاوِيَةَ مِنْ عُمْرِي فِي عُمْرِهِ۔

(أبو عروبة الحسين بن محمد بن أبي معشر مودود السُّلَمي المنتقى من كتاب الطبقات صفحہ 41)
(الجزری الحرّانی المتوفی: 318ھ)

## حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں امام ذہبی لکھتے ہیں:

((أَفْقَهُ نِسَاءِ الأُمَّةِ عَلَى الإِطْلاَقِ)) مطلق طور پر امت کی تمام عورتوں سے بڑھ کر فقیہ

((فَرَوَتْ عَنْهُ: عِلْماً كَثِيْراً، طَيِّباً، مُبَارَكاً فِيْهِ)) آپ سے پاک ،طیب ،مبارک علم وافر مقدار میں روایت کیا گیا۔

(مُسْنَدُ عَائِشَةَ): يَبْلُغُ أَلْفَيْنِ وَمائَتَيْنِ وَعَشْرَةِ أَحَادِيْثَ اتَّفَقَ لَهَا البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى: مائَةٍ وَأَرْبَعَةٍ وَسَبْعِيْنَ حَدِيْثاً

وَانْفَرَدَ البُخَارِيُّ بِأَرْبَعَةٍ وَخَمْسِيْنَ. وَانْفَرَدَ مُسْلِمٌ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ.

(سیر اعلام النبلاء جلد 2 صفحہ 135)

دو ہزار دو سو دس احادیث آپ نے روایت کیں۔ جن میں سے 174 متفق علیہ ہیں۔ منفرد طور پر امام بخاری نے 54 اور امام مسلم نے 69 احادیث روایت کی ہیں۔

اپنے آپ کو سنی کہنے والوں کی مرضی ہے۔ مجتہدہ ،فقیہ ،محدثہ اور محبوبہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح فرمان چھوڑ کر جھوٹے ڈھکوسلوں سے جہنم خریدیں یا ام المومنین رضی اللہ عنہا کے فرمان کو سمجھ کر شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر سر تسلیم خم کردیں۔

**********

# الباب الخامس:

## امیر معاویہ کی اہل بیت سے محبت

# الباب الخامس: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہل بیت سے محبت

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دل میں بھی اہل بیت کے حوالے سے بڑے نیک جذبات تھے اور اہل بیت کے تعلق سے ان کا رویہ ہمیشہ ہمدردانہ اور مشفقانہ رہا ہے۔

درج ذیل شواہد سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ کا تعلق اتنا ہمدردانہ تھا کہ جب قیصر روم نے حضرت علی کے مقبوضات پر قبضہ کرنے کا خطرناک منصوبہ بنایا اور امیر معاویہ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے قیصر روم کو ایسا تہدید نامہ لکھا جس کو پڑھ کر اس کے ہوش اڑ گئے اور وہ اپنے ارادے سے باز آ گیا۔

**اس خط کا مضمون یہ تھا:**

اے لعنتی انسان، مجھے اپنے اللہ کی قسم ہے کہ اگر تو اپنے ارادے سے باز نہ آیا اور اپنے ملک کی طرف واپس لوٹ نہ گیا تو پھر میں اور میرے چچازاد بھائی (علی) تیرے خلاف صلح کر لیں گے۔ پھر تجھے تیرے ہی ملک سے نکال بھگائیں گے اور اس زمین کو اس کی وسعتوں کے باوجود تجھ پر تنگ کر دیں گے۔

(البدایہ والنہایہ، ج:۸ص۱۱۹)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اختلاف صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کے مسئلہ میں ہے اور اگر وہ خون عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص لے لیں تو اہل شام میں ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا سب سے پہلے میں ہوں گا۔

(البدایہ والنہایہ ج7 ص259)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جب شہادت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خبر ملی تو سخت افسردہ ہو گئے اور رونے لگے۔

(البدایہ ج8 ص130)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو صاحب فضل کہا۔

(البدایہ، ج8، ص191)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا حضرت امیر معاویہ و عمر بن عبدالعزیز میں سے افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا ہم اصحاب محمد کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے' افضل ہونا تو کجا ہے۔

(بحوالہ ... ص406)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک قتل کے مسئلہ پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے رجوع کیا۔

(بحوالہ موطا امام مالک / شرح فقہ اکبر اردو ص ۳۸۳)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے روم کے بادشاہ کو جوابی خط لکھا تو اس میں یہ لکھا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میرے ساتھی ہیں اگر تو ان کی طرف غلط نظر اٹھائے گا تو تیری حکومت کو گاجر مولی کی طرح اکھاڑ دوں گا۔

(بحوالہ ... ص221)

کتب تاریخ و سیرت اس پر گواہ ہیں کہ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ دونوں بھائی اکثر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں جایا کرتے تھے وہ دونوں کی بہت عزت و تکریم کرتے' محبت و شفقت سے پیش آتے اور اپنے برابر تخت پر بٹھاتے اور ایک ایک دن میں ان کو دو' دو لاکھ درہم عطا کرتے۔ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بدستور ان کی مجلس میں تشریف لے جایا کرتے اور وظائف اور عطایا حاصل کرتے۔

(البدایہ والنہایہ' جلد: 8' ص: 150)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اے نصرانی کتے اگر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا لشکر تیرے خلاف روانہ ہوا تو سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر کا سپاہی بن کر تیری آنکھیں پھوڑ دینے والا معاویہ ہو گا۔

(شرح فقہ اکبر اردو ص ۳۸۳)

ذرا سوچیں کہ اگر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے ہمدردی کے جذبات نہ ہوتے تو وہ قیصر روم کو ایسا تہدید نامہ کبھی نہ لکھتے بلکہ اگر کوئی ذاتی پرخاش ہوتی تو درپردہ یا علانیہ قیصر روم کی مدد بھی کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ سلوک ان دونوں کے برادرانہ تعلقات کی روشن دلیل ہے۔

امیر معاویہ کے دل میں اہل بیت کی کتنی قدر تھی اس کا اندازہ اس وصیت نامے سے بھی ہوتا ہے جو آپ نے اپنے مرض الموت میں اپنے بیٹے یزید کے لیے لکھوایا تھا۔

## اس وصیت نامے کا ایک خاص اقتباس آپ بھی دیکھیں

حسین بن علی (رضی اللہ عنہ) کو اہل عراق تمہارے مقابلے میں لا کر چھوڑ دیں گے۔ جب وہ تمہارے مقابلے میں آئیں اور تم کو ان پر قابو حاصل ہو جائے تو درگزر سے کام لینا کہ وہ قرابت دار' بڑے حق دار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز ہیں"۔

(طبری ج:۵، ص:۳۹۶)

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کی خیر خواہی اور خدمت

ایک مرتبہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے اٹھارہ ہزار دینار کا قرض ادا فرمایا۔

(سیر اعلام النبلاء عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہ۔ 3/464)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ تشریف لائیں تو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک بیش قیمت ہار جس کی قیمت ایک لاکھ تھی پیش کیا جسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قبول فرمالیا۔

(البدایہ والنھایہ سنۃ ستین من الھجرۃ النبویہ: وھذہ ترجمۃ معاویہ ــــــ الخ 5/640)

حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں ایک لاکھ درھم بھیجے اللہ عزوجل کی قسم! شام ہونے سے پہلے ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ تمام رقم (حاجت مندوں میں) تقسیم فرمادی۔

(سیر اعلام النبلاء، عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہ۔۔۔الخ جلد 3 صفحہ 464)

ان شواہد سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اہل بیت سے بغض و عناد کا جو الزام لگایا گیا ہے وہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے. اس لیے ہم مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کے بارے میں سب و شتم سے ہرگز کام نہ لیں اور ان کا ذکر خیر کے ساتھ ہی کریں کہ یہی اسوہ رسول ہے' اسی میں ملت کی بھلائی ہے اور اسی میں ہم سب کی نجات ہے۔

مسلم الثبوت ہے فضیلت معاویہ
عیاں ہے شمس کی طرح کرامت معاویہ

**********

# الباب السادس:

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بزرگانِ دین کی نظر میں

# الباب السادس: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بزرگانِ دین کی نظر میں

## فصل اول: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی کی نظر

### سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خانوادہ علی رضی اللہ عنہ کی نظر میں

جن لوگوں نے اسلامی تاریخ کا مطالعہ علمی سنجیدگی اور غیر جانبداری کے ساتھ کیا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ یزید کی آڑ لے کر حضرت امیر المومنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بدنام کرنے کے معاملہ میں دشمنانِ صحابہ کا ذہن شروع ہی سے مصروفِ تگ و تاز ہے۔ طرح طرح کے افسانے گھڑے گئے ہیں، نوع بہ نوع شوشے چھوڑے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ مسلسل اور پیہم پروپیگنڈے کے طوفانوں میں اچھے خاصے فہیم و دانا علماء اور جدید تعلیم یافتہ طبقے کا دامن بھی تر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ حضرت امیر معاویہؓ کی غلطیاں گنواتے اور انہیں دشمنِ اہلِ بیت سمجھتے ہیں۔

اس مضمون میں ہم تاریخی حقائق آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ جذبات اور تعصب سے کنارہ کش ہو کر ٹھنڈے دل و دماغ سے ان پر غور کیجیے اور فیصلہ فرمائیے کہ جس معاویہ رضی اللہ عنہ کو خانوادہ علی رضی اللہ عنہ کا دشمن سمجھا جاتا ہے۔ خود اہلِ بیت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خانوادہ علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہتے اور سوچتے ہیں اور ان کے آپس میں کتنے گہرے مراسم اور تعلقات ہیں اور وہ ایک دوسرے کی کس قدر عزت و تکریم کرتے ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹوں کے تاثرات ذکر کرنے سے پہلے ذرا حضور اکرم ﷺ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: "اللهم اجعله هاديا مهديا و اهدبه" یعنی اے اللہ! معاویہ کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت پانے والا بنادے اور معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

(ترمذی، جلد: 2، ص: 225)

ایک موقع پر ارشاد فرمایا: اے اللہ ! معاویہ کو قرآن اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے نجات دے۔

(البدایہ' جلد: 8' ص: 140' کنز العمال' جلد: 7' ص: 87)

جنگ صفین کے بعد کچھ لوگوں نے اہل شام اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنا شروع کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک گشتی مراسلہ اپنے زیرِ حکومت علاقہ کے لوگوں کو بھیجا۔ اس مراسلہ کو نہج البلاغہ کے شیعہ مصنف نے صفحہ 151 پر درج کیا ہے:

''معاویہ اور ہمارے معاملے کی ابتداء یوں ہوئی کہ ہمارا اور اور اہل شام کا مقابلہ ہوا اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ ہمارا اور ان کا خدا ایک' ہمارا اور ان کا نبی ایک' ہماری اور ان کی دعوت اسلام میں ایک' اللہ پر ایمان رکھنے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے میں نہ ہم ان سے زیادہ نہ وہ ہم سے زیادہ' پس معاملہ دونوں کا برابر ہے۔ صرف خونِ عثمان کے بارے میں ہم اور ان میں اختلاف ہوا۔ اور ہم اس سے بری ہیں۔ معاویہ میرے بھائی ہیں۔

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے جنگ صفین کے موقع پر پوچھا گیا جو لوگ آپ کے مقابلے میں آئے کیا وہ مشرک ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مشرک نہیں ہیں۔

پوچھنے والے نے کہا: کیا وہ منافق ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ منافق بھی نہیں ہیں۔

پوچھنے والے نے کہا: پھر آپ کی نگاہوں میں ان کی حیثیت کیا ہے؟ جواب میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہم اخواننا بغوا علینا''

وہ ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف زیادتی کی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ' جلد: 4' ص: 1013)

آپ تاریخ و سیرت اور احادیث کی کتب اٹھائیں اور پڑھیں آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی کہ جو لوگ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے قیدی بن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان میں سے کسی کا انتقال ہو گیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ انہیں غسل دیا جائے اور

کفن دیا جائے' پھر انہوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اسی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ دونوں لشکروں کے مقتولین کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "قتلانا و قتلاھم فی الجنة" ہمارے لشکر کے مقتول اور معاویہ کے لشکر کے مقتول سب جنت میں جائیں گے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ' جلد: 4 ص 1036)

کتنے افسوس کا مقام ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل شام کو اپنے جیسا ایماندار اور مسلمان اور ان کے مقتولین کو جنتی بتلائیں اور دشمنانِ صحابہ سبائی انہیں کافر اور منافق قرار دیں۔ اب قارئین خود فیصلہ فرمائیں کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بات معتبر سمجھی جائے یا سبائی گروہ کی۔

اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھیے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کچھ اختلاف کے باوجود ان کا کتنا احترام کرتے تھے اور ان کے بارے میں کس قدر حسنِ ظن رکھتے تھے۔

تاریخ اسلام کے اوراق میں آپ کو نظر آئے گا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین جنگ جاری ہے۔ منافقین کی شرارتوں' خباثتوں اور کارستانیوں کے نتیجے میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے کہ اس دوران قیصر روم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاقے پر قبضہ کرنے کا خطرناک منصوبہ بنایا۔ اس کا خیال تھا کہ مسلمان آپس میں دست و گریباں ہیں اور مجھے اس سے زیادہ مناسب موقع پھر کبھی میسر نہیں آئے گا۔ اس نے سوچا کہ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ اندرونی طور پر سخت مشکل میں ہیں ان کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ٹھنی ہوئی ہے' میرے اس اقدام سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی خوش ہوں گے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو قیصر روم کے خطرناک اور زہریلے عزائم کی اطلاع ملی تو بے حد پریشان ہوئے۔ کیونکہ بیک وقت دو محاذوں پر جنگ لڑنا اور دو محاذوں پر جنگ جاری رکھنا ان کے لیے

بہت دشوار اور مشکل تھا، مگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس پریشانی اور اضطراب کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی للکار نے دور کر دیا۔

قیصر روم کے اس ارادے کی اطلاع جب حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو وہ بے چین ہو گئے اور اسی وقت ایک خط قیصر روم کے نام تحریر فرمایا جس کے ذریعے انہوں نے قیصر روم کی غلط فہمیوں کو اس خوبصورتی کے ساتھ دور کیا کہ خط لکھنے کا حق ادا کر دیا۔ خط کیا تھا؟ ایک موثر ہتھیار تھا، پر مغز، موثر اور جلال سے بھرپور، رعب و دہشت کا مجسمہ جسے پڑھ کر قیصر روم کے حواس اڑ گئے اور اوسان خطا ہو گئے۔ قیصر روم پر ایسی دہشت اور ایسا رعب طاری ہوا کہ اس کے قدم جہاں تھے وہیں رک گئے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خط کا مضمون اور طرز تحریر کس قدر ایمان افروز اور کفر سوز ہے یہ ایک الگ حقیقت ہے، مگر خط کی ابتداء میں آپ نے جس تیز و تلخ، رعب دار اور جلال سے بھرپور لہجے میں قیصر روم کو مخاطب کیا ہے وہ انداز اپنی جگہ "اشداء علی الکفار" کی عملی تصویر ہے۔

خط کے آغاز میں تحریر فرمایا: اے لعنتی انسان! مجھے اپنے اللہ کی قسم ہے اگر تو اپنے ارادے سے باز نہ آیا اور اپنے شہروں کی طرف واپس پلٹ نہ گیا تو کان کھول کر سن!!! پھر میں اور میرے چچا زاد بھائی تیرے خلاف صلح کر لیں گے۔ پھر تجھے تیرے ملک سے نکال دیں گے اور زمین باوجود وسعت کے تم پر تنگ کر دیں گے۔

(البدایہ والنہایہ، جلد: 8 ص: 119)

# فصل ثانی: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی نظر میں

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وفات سے پہلے حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ بیٹا معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت سے نفرت نہ کرنا کیونکہ اگر تم نے ان کو ضائع کر دیا تو آپس میں کشت و خون دیکھو گے۔

(تاریخ ابن کثیر' جلد: 8ص: 131' شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید شیعی جلد: 3ص: 836)

جب سبائیوں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر کے خلافت ان کے سپرد کرنا چاہتے ہیں تو انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ آپ نیزہ کے زخم کی تکلیف سے کراہ رہے تھے اور فرما رہے تھے: اللہ کی قسم میں معاویہ کو اپنے لیے ان لوگوں سے بہتر سمجھتا ہوں جو اپنے آپ کو میرا پیروکار کہتے ہیں انہوں نے میرے قتل کا ارادہ کیا' میرا خیمہ لوٹا' میرے مال پر قبضہ کیا۔

(جلاء العیون' احتجاج طبری' ص: 148)

زخم مندمل (ٹھیک) ہو جانے کے فوراً بعد امیر المومنین حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے مشورہ کے بعد فیصلہ کیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لینا ہی بہتر ہے چنانچہ آپ نے ربیع الاول 41ھ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر کے خلافت ان کے سپرد کر دی اور یہ صلح ڈر کر یا دب کر نہیں کی بلکہ آپ چاہتے تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے لڑ سکتے تھے۔ آپ کے پاس چالیس ہزار فوج مرنے کو تیار تھی مگر آپ نے مسلمانوں کو خونریزی سے بچانے کے لیے اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت کا صحیح اہل سمجھ کر صلح کی تھی۔

(الاستیعاب ابن عبدالبر جلد: 3ص: 298)

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے صلح کرنے سے حضرت رسول اکرم ﷺ کی وہ پیشینگوئی پوری ہو گئی جو آپ نے اس وقت فرمائی تھی جب حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ بچے تھے کہ میرا یہ بیٹا سردار بیٹا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروائے گا۔

[illegible]

انصاف آپ خود فرمائیں کہ نصف سلطنت خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دے دی تھی اور باقی نصف بھی حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے ان سے صلح کر کے سپرد کر دی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور خود نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلافت کے اہل، صحابی رسول، صاحب سیادت وفراست اور مدبر تھے اور اس وقت ان سے بڑھ کر اور کوئی بھی اس عظیم ذمہ داری کو نبھانے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔

## فصل ثالث: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نظر میں

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے بھی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تو سبائیوں نے جو صلح کے خلاف تھے حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو آمادہ کرنا چاہا کہ وہ بیعت ختم کر کے مقابلہ کریں لیکن آپ نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا: ہم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی، عہد کر لیا ہے، اب ہمارا بیعت توڑنا ممکن نہیں۔

(اخبار الطوال ص:234، [illegible] ص:102)

کتب تاریخ وسیر اس پر گواہ ہیں کہ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ دونوں بھائی اکثر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں جایا کرتے تھے وہ دونوں کی بہت عزت وتکریم کرتے، محبت وشفقت سے پیش آتے اور اپنے برابر تخت پر بٹھاتے اور ایک ایک دن میں ان کو

دو، دولاکھ درہم عطا کرتے۔ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بدستوران کی مجلس میں تشریف لے جایا کرتے اور وظائف اور عطایا حاصل کرتے۔

(البدایہ والنہایہ، جلد: 8ص: 150)

حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ قسطنطنیہ کی جنگ میں شامل تھے جس کا امیر یزید بن معاویہ تھا۔ آپ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بھانجی آمنہ بنت میمونہ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی زوجہ اولیٰ تھیں، اس لحاظ سے حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ (طبری، جلد: 13ص: 19)

اسی طرح حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ام المومنین سیدہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں اور حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں اس لحاظ سے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تمام مومنوں کے ماموں ہوئے۔

آخر میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت عاشق رسول عاشق صحابہ و اہل بیت حامی سنت ماحی بدعت پروانہ شمع رسالت قاطع قادیانیت دافع نیچریت رافع بد مذھبیت حضرت علامہ و مولانا مفتی مولانا احمد رضا خان صاحب رحمت اللہ علیہ کا ایک فتویٰ ملاحظہ فرمایئے۔ آپ فرماتے ہیں: **جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔**

(احکام شریعت، جلد: 1ص: 55)

اسی طرح مولانا موصوف حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں۔

(الملفوظ، جلد: 3ص: 71)

محترم قارئین کرام: دشمنان صحابہ سبائی ٹولہ نے سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسا ہمہ گیر پروپیگنڈہ کیا ہے کہ حقائق خرافات کے انبار میں دب کر رہ گئے ہیں اور مسلمان نسلاً بعد نسل اس شر انگیز پروپیگنڈے سے اس حد تک متاثر ہوتے چلے گئے ہیں کہ مدت سے نہ صرف عامۃ المسلمین بلکہ بہت سے خواص کے احساسات بھی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جیسے عظیم

و جلیل القدر اور کاتبِ وحی صحابی کے بارے میں ویسے باقی نہیں رہ گئے جیسے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں عموماً پائے جاتے ہیں۔

شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہی ایسا جذبات انگیز تھا کہ خانوادہ علی سے گہری محبت رکھنے والی امتِ مسلمہ کو اس کی آڑ میں بہت آسانی سے غلط خیالات و آراء میں مبتلا کیا جا سکتا ہے اور کیا گیا ہے، حالانکہ جذباتی و خیالی بلند پروازیوں سے الگ ہو کر ٹھوس حقیقی بنیادوں پر علمی و عقلی گفتگو کی جائے تو معلوم ہو گا کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دامن مقدس اسی طرح داغِ طغیان و معصیت سے پاک ہے جس طرح دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا۔

قارئین کرام: چلیے! بقول کسی کے ایک منٹ کے لیے تسلیم کر لیتے ہیں کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے سیاسی خطا ہوئی مگر کیا ایک جلیل القدر صحابی کو چند سیاسی خطائیں اتنا پست و حقیر بنا سکتی ہیں کہ ہم جیسے حقیر و بے بضاعت اور گھٹیا لوگ بھی ان کی بے ادبی پر اتر آئیں۔ ان کا احترام ہمارے دلوں سے اٹھ جائے اور ہم بلا تکلف انہیں جنگ و تفرقہ کا بانی، باغی اور منافق کہہ گزریں۔ کیا ستارہ سیاہ بدلی میں آجائے تو اتنا بے نور ہو جاتا ہے کہ تیل کے چراغ اس پر زبانِ طعن دراز کریں۔ صحابہ کرام آسمان دنیا پر چمکنے والے روشن ستارے ہیں صراط مستقیم پر چلنے والوں کے لئے ہدایت کا چراغ ہیں۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں اور یقیناً ہیں اور آخر سانس تک دین اسلام پر ثابت قدم رہے تو "اصحابی کالنجوم" کے دائرے سے انہیں کون نکال سکتا ہے؟ ویسے بھی جج بن بیٹھنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو عدالتِ خیال میں فریقین بنا کر لانا ایسی ناروا جسارت ہے۔ کسی کو کیا حق ہے کہ تقریباً چودہ سو برس بعد رسول اللہ ﷺ کے بعض محترم اصحاب میں سے ایک کو بر سر حق اور ایک کو مجرم اور غلط ثابت کرنے بیٹھیں اور تاریخی واقعات کو آسمانی تصور کر لیں۔

# فصل رابع: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حضرات صحابہ علیہم الرضوان کی نظر میں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب امت میں تفرقہ اور فتنہ برپا دیکھو تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اتباع کرو۔

(بحوالہ البدایہ / شرح فقہ الاکبر امدد ۳۸۲)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرو تو خیر سے کرو۔

(ترمذی کتاب المناقب باب معاویہ بن ابی سفیان ۵/۳۵۵ حدیث ۳۸۷۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ یقینا فقیہ ہیں۔

(البدایہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ملکی حکومت کو زینت دینے والا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی نہیں دیکھا۔

(بحوالہ تاریخ بخاری / شرح فقہ الاکبر ۳۸۲)

فاتح عراق و ایران حضرت سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد اس دروازے والے (معاویہ) سے زیادہ حق فیصلہ کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(البدایہ والنہایہ ج7 ص123)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خدا کی قسم کھا کر فرمایا، حضرات خلفائے راشدین معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل تھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ سرداری کی صفت میں ان حضرات سے بڑھ کر تھے۔

(استیعاب ج2 ص263)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ سردار کوئی نہیں دیکھا۔

(استیعاب ج2، ص262)

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میرے لشکر کے مقتول اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کے مقتول دونوں جنتی ہیں۔

(مجمع الزوائد، ج9، ص258)

حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین سے واپسی پر فرمایا۔ امارات معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی خزانہ سمجھو کیونکہ جس وقت وہ نہ ہوں گے تم سروں کو گردنوں سے اڑتا ہوا دیکھو گے۔

(بحوالہ شرح عقیدہ واسطیہ، طبقات ابن سعد، معاویہ بن ابی سفیان ۶/۲۰)

## فصل الخامس: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ائمہ اربع کی نظر میں

### سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اگر جنگ میں ابتدا کی تو صلح میں بھی ابتدا کی۔

(صواعق محرقہ ص105)

### سیدنا امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اسلامی حکومت کے بہت بڑے سردار ہیں۔

(صواعق محرقہ ص105)

### سیدنا امام مالک رحمتہ اللہ علیہ

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنا اتنا بڑا جرم ہے جتنا بڑا جرم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کو برا کہنا ہے۔

(صواعق محرقہ ص102)

## سیدنا امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ

ایک شخص نے سیدنا امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کی اے ابو عبد اللہ میرا اماموں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بدگوئی کرتا ہے اور بعض اوقات مجھے اس کے ساتھ کھانا پڑتا ہے؟؟ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فوراارشاد فرمایا اُس کے ساتھ کھانا مت کھایا کرو۔

(السنۃ للخلال ذکر ابی عبد الرحمٰن جلد 1 صفحہ 448، رقم 293)

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ایک بار عرض کی گئی؛؛ یہاں ایک شخص ایسا بھی ہے جو سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتا ہے-؛؛امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔نہ ایسے شخص کی صحبت اختیر کرو نہ ہی اس کے ساتھ کھاؤ پیؤ اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت بھی نہ کرو۔

(ذیل طبقات الحنابلہ: وفیات المائۃ السادسہ۔ یحیٰی بن عبد الوھاب محمد۔۔۔ جلد 3 صفحہ 111)

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کردار کو دیکھتے تو بے ساختہ کہہ اٹھتے بے شک یہی مہدی ہیں۔

(صواعق محرقہ ص106)

# فصل سادس: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تابعین کی نظر میں

## حضرت سیدنا قبیصہ بن جابر تابعی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیدنا قبیصہ بن جابر تابعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛؛ میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر درگزر کرنے والا۔ جہالت سے بے حد دور اور آپ سے بڑھ کر باوقار کسی اور کو نہیں دیکھا۔

(سیر اعلام النبلاء؛ معاویہ بن ابی سفیان جلد 4 صفحہ 308)

## حضرت سیدنا معافٰی بن عمران رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیدنا معافٰی بن عمران رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا بھلا ایک تابعی صحابی کے برابر کیسے ہی سکتا ہے؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

صحابی ہیں۔ ان کی بہن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں تھیں۔ انہوں نے وحی خداوندی کی کتابت کی اور حفاظت کی اور ہم آپ نے یہ حدیث شریف پڑھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اصحاب اور رشتہ داروں کو برا کہا اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے۔

(الاصابہ جلد 8 صفحہ 130)

## حضرت سیدنا امام شرف الدین نووی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیدنا امام شرف الدین نووی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا شمار عادل صاحب فضیلت اور ممتاز صفات کے حامل صحابہ کرام میں ہوتا تھا۔

(شرح مسلم للنووی کتاب فضائل الصحابہ 15/149)

## حضرت امام اعمش رضی اللہ عنہ

حضرت امام اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھ لیتے تو تم کو معلوم ہوتا کہ حکمرانی اور انصاف کیا چیز ہے لوگوں نے پوچھا کیا آپ ان کے حلم کی بات کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں! خدا کی قسم ان کے عدل کی بات کہہ رہا ہوں۔

(العواصم ص 333 اور المنتقی ص 233)

## فصل سابع: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صوفیاء کی نظر میں

صاحب نبراس الناہیہ میں حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کا فرمان: (الغبار الذی دخل انف فرس معاویہ افضل عند اللہ من مائۃ عمر بن عبدالعزیز فقد صلی معاویہ خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرا اھدنا الصراط المستقیم فقال معاویہ۔ آمین)

ترجمہ: وہ غبار جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا وہ اللہ عزوجل کے ہاں ایک سو عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے یقیناً حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلاوت فرمایا اھدنا الصراط المستقیم تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا آمین۔

(روح المعانی جلد 14 صفحہ 289 دار الکتب العلمیہ بیروت)

نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

فتأمل فی هذه المنقبته وانما يظهر عليك فضيلة هذه الكلمة اذا عرفت فضائل عبد الله بن مبارك و عمر بن عبدالعزيز وهی لا تحصی؛ ومحل بسطها كتب تواريخ المحدثين، وعمر يسمى امام الهدى وخامس الخلفاء راشدين والمحدثون والفقهاء يحتجون بقوله ويعظمونه جدا وكان الخضر عليه السلام يزوره وهو اول من امر بجمع الحديث فاذا كان معاويه رضی الله عنه افضل منه فما ظنك به

ترجمہ: اس منقبت پر غور کرو اس جملے کی اہمیت اسی وقت معلوم ہو سکتی ہے جب حضرت عبداللہ بن مبارک اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کا مقام و مرتبہ معلوم ہو۔ ان دونوں بزرگوں کے فضائل بے شمار ہیں۔ جن کی تفصیل محدثین کی تاریخ کی کتابوں میں ملے گی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو امام الہدیٰ اور پانچواں خلیفہ راشد کہا جاتا ہے؛ محدثین اور فقہاء کرام ان کے اقوال سے استدلال کرتے ہیں اور ان کی بے حد تعظیم کرتے ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام ان کی زیارت کرتے تھے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے احادیث مبارکہ کو جمع کرنے کا حکم فرمایا تو جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان سے بھی افضل ہیں تو ان کے مقام و مرتبہ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے۔

(الناہیہ عن طعن امیر المومنین معاویہ صفحہ 42)

## قطب الدین احمد بن عبدالرحیم المعروف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی (م 1176ھ) رحمۃ اللہ علیہ

## فرماتے ہیں

باید دانست کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ یکے از اصحاب آں حضرت بود صلی اللہ علیہ وسلم و صاحب فضیلت جلیلہ در زمرہ صحابہ رضی اللہ عنہم زنہار در حق او سوئے ظن نکنی و در ورطہ سب او نہ افتی تا مرتکب حرام نشوی۔ اخرج ابو داود عن ابی سعید قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لا انفق احدکم مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ۔

ترجمہ: جاننا چاہیے کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک تھے اور زمرہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں بڑے صاحب فضیلت تھے؛ خبردار... تم کبھی ان کے حق میں بدگمانی نہ کرنا اور ان کے بارے میں بدگوئی کرنے میں مبتلا نہ ہونا کہ تم حرام کے مرتکب ہو جاو۔ امام ابو داود نے حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!! میرے صحابہ کو برا نہ کہو.. اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو صحابہ کے ایک مد بلکہ آدھا مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(ازالۃ الخفاء عن خلافت الخلفاء' مقصد اول' فصل پنجم۔ تنبیہ سوم۔ جلد اول صفحہ 571)

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے لکھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں کبھی بدظنی نہ کرنا اسی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بدگوئی کر کے ضلالت کا ورطہ نہ لینا۔

جو شخص حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے' وہ جہنمی کتا ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز حرام ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

## قطبِ وقت خواجہ غلام فرید چشتی (کوٹ مٹھن والے) (متوفی 1913ء) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو متقی اور اکابر صحابہ سے ہیں حق میں بغض و حسد رکھنا اور بدگمانی کرنا سراسر شقاوت ہے۔

(مقابیس المجالس صفحہ 1101 فیصل ناشران و تاجران)

## امام محقق علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی (متوفہ 1350ھ) رحمۃ اللہ تعالی علیہ

امام محقق علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب "الاسالیب البدیعہ في فضل ال الاصحابة واقناء شیعته" میں اکابرین اہل سنت میں سے فقیہ اعظم امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی مصری حنفی، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی، امام ابو یوسف القاضی عیاض بن موسی مالکی یحصبی، غوث اعظم محی الدین ابو محمد عبد القادر بن موسی جیلانی، ابوالفتح شیخ شہاب الدین یاقوت بن حبشی سہروردی، شیخ السلام امام محی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف نووی شافعی، محقق علی الاطلاق علامہ کمال الدین محمد بن عبد الواحد سیواسی المعروف ابن ہمام، شیخ ابو محمد عبد الوہاب بن احمد شعرانی مصری حنفی اور امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی رحمہم اللہ تعالی وغیرہ کا صحابہ علیہم الرضوان کے بارے میں موقف بیان کیا ہے ہے اس کتاب سے چند عبارات یہاں ذکر کی جاتی ہے:

ایک مقام پر فرماتے ہیں: فمن یلا حظ هذه الفصول ولم یکن في طبعه میل ای الفضول آثر ملازمته السکوت وحسن الظن بکافة المسلمین واطلاق اللسان بالثناء علی جمع السلف الصالحین هذا حکم الصحابه عامه.

یعنی: جو ان فصول کو ملاحظہ کرلے اور اس کی کی طبیت میں فضول کی طرف میلان نہ ہو تو وہ خاموشی کو لازم پکڑنے اور تمام مسلمانوں کے بارے میں حسین کو ترجیح دے گا اور تمام سلف صالحین کی تعریف میں رطب اللسان ہونے کو ترجیح دے گا، یہی مذہب تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا حکم ہے۔

(الاسالیب البدیعہ فی فضل صحابہ واقناع الشیعۃ، القسم الاول، صفحہ-18 مصطفی البیبی حلبی)

مزید فرماتے ہیں: اعلم ان معاویة في مذهبنا معاشر اهل السنه کسائر الصحابة الذین خرجوا علي علي رضي الله تعالی عنه وعنهم کانوا مجتهدین فیما فعلوه من

ذلک، ولکن علیا کان هو المصیب و کان الخارجون علیه مخطئین، والمجتهد ماجور لا مازور، المصیب له عشر حسنات والمخطئ له واحدة بني بنيته۔

ترجمہ: جان لو کہ ہمارے مذہب میں حضرت معاویہ اہلسنت کے گروہ میں سے ہے جیسا کہ ان کے علاوہ وہ صحابہ جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف خروج کیا یہ تمام اپنے خیال میں مجتہد تھے البتہ حضرت علی مصیب (درست) تھے، اور یہ خروج کرنے والے خطا پر تھے اور مجتہد کو اجر دیا جاتا ہے اس پر کوئی گناہ کا بوجھ نہیں ہے درستگی کو پانے والے کے لئے دس نیکیاں ہیں اور خطا کرنے والے کے لئے اس کی نیت کے مطابق ایک نیکی ہے۔

(الاسالیب البدایۃ فی فضلی الصحابۃ واقناع الشیعۃ، القسم الثانی فصل فی ان معاویۃ وسائر الصحابہ صفحہ 179، مصطفی البابی الحلبی)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: معاویه مع فضل الصحبة له حسنات كثيرة لا تعدو لا تحد۔

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابی ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی اتنی نیکیاں ہے جو شمار حد سے باہر ہیں۔

(الاسالیب البدیعہ فی فضل صحابہ، القسم الثانی، فصل فی معاوۃ وسائر الصحابہ، صفحہ 172 مصطفی البابی حلبی)

## شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی (متوفی 1401) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایک مقام پر امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مابین واقع اختلاف اور جنگ والی روایت کے راویوں کے متعلق فرماتے ہیں ان کے راوی ایسے شخص ہے جن کے جھوٹ اور کذب بیانی میں کسی قسم کا شک نہیں ہے ان راویوں کا حال تھوڑا سن لیجئے کس طرح کے غیر معتمد علیہ اور وضاع لوگ تھے۔

راویوں پر کلام کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اب تھوڑا سا ان احادیث کا ذکر کرتا ہوں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ہے۔

اس کے بعد آپ نے تقریبا 3 صفحات پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل بیان کئے فرماتے ہیں پہلی حدیث عرباض بن ساریہ رضي الله تعالی عنہ سے ہے جو مسلسل امام احمد نے موجود ہیں ہی حافظ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ جو حدیث مسجد امام احمد کی ہے وہ مقبول ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللهم علم معاويه الكتاب والحساب وقه العذاب

**ترجمہ: "اے اللہ معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو کتاب اور حساب سکھا اور اسے عذاب سے بچا"۔**

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ جلیل القدر صحابی ہے اور اولو العزم صحابہ سے ہے جنہوں نے روم کا تختہ الٹا اور مصر کو فتح کیا، حضرت امیر معاویہ ہی نے اسلام کا سکہ ان ملکوں میں بٹھایا، اس طرح سلطنت ایران کا تختہ الٹا ہے سنگین مقابلوں سے کفار کی طاقتوں کو پامال کردیا اسلام سے ٹکر لگانے والی بڑی بڑی سلطنتوں کو خاک میں ملا کر رکھ دیا بڑے بڑے کافرانہ ملک کھوکھلے کر کے رکھ دیئے اور کافر ممالک ان کا لوہا مان چکے تھے بلکہ ماتحت ہوگئے، شام میں اسلامی سلطنت کی شان وشوکت کو دوبالا کیا۔ بخاری شریف مسلم شریف میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی منقبت میں کی روایات مذکور ہے وہ تمام اس بات کا معاملہ ثبوت ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی تھے اور بخاری ومسلم وغیرہ ثقہ رواۃ کے کوئی روایت ذکر نہیں کرتے،۔

(انوار قریہ حصہ دوم صفحہ 235-38 دارالعلوم انوار الاسلام سلیمانیہ، کراچی)

## حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت سیدنا احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت سیدنا احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے پورا کرنے میں خلیفہ عادل ہیں۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر اول۔ حصہ چہارم۔ مکتوب دوصد وپنجاہ ویکم۔ 1/57)

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے پورا کرنے میں خلیفہ عادل ہیں۔

(مکتوبات دفتر اول ص 441)

## حضرت سیدنا امام ابی توبہ ربیع بن نافع رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیدنا امام ابی توبہ ربیع بن نافع رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان پردہ ہیں جو یہ پردہ چاک کرے گا وہ دوسرے صحابہ کرام علیہم الرضوان پر اعتراضات کرنے پر جری ہو جائے گا۔

(البدایہ والنھایہ۔ سنۃ ستین من الھجرۃ النبویہ۔ وھذہ ترجمۃ معاویہ۔ 5/643)

# فصل ثامن: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ علماء کرام کی نظر میں

## استاذ العلماء علامہ عبد العزیز پرہاروی رحمتہ اللہ علیہ

استاذ العلماء علامہ عبد العزیز پرہاروی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نہایت جلیل القدر صحابی' نجیب اور مجتہد تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں کئی احادیث مروی ہیں۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بدگوئی اور بدزبانی کرنے پر ہمارے اکابرین حد درجے جلال کا اظہار فرمایا کرتے ہیں۔

(النبراس: اختلف الفقھاء فی حکم من سب الخلفاء: ص550)

## اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں بعض جاہل بول اٹھتے ہیں کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث نہیں؛ یہ ان کی نادانی ہے علمائے محدثین اپنی اصطلاح پر کلام فرماتے ہیں؛ یہ بے سمجھے خدا جانے کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں؛ عزیزو مسلم کہ صحت نہیں پھر حسن کیا کم ہے حسن بھی نہ سہی یہاں ضعیف بھی مستحکم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 478)

## حضرت سیدنا علامہ نورالدین ملا علی بن سلطان قاری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیدنا علامہ نورالدین ملا علی بن سلطان قاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا شمار عادل؛ فاضل اور کبار صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ہوتا ہے۔

(مرقات المفاتیح۔کتاب مناقب الصحابہ۔باب مناقب الصحابہ۔الفصل الاول۔جلد 10 صفحہ 355)

## حضرت سیدنا معافٰی بن عمران رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیدنا معافٰی بن عمران رحمت اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ جیسے چھ سو بزرگوں سے بھی افضل ہیں۔

(السنۃ للخلال؛ذکر ابی عبدالرحمٰن۔۔۔۔ص435 جلد 1؛ رقم664)

## حضرت عوف بن مالک رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

حضرت عوف بن مالک مسجد میں قیلولہ فرمارہے تھے کہ خواب میں ایک شیر کی زبانی آواز آئی جو منجانب اللہ تھی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو جنتی ہونے کی بشارت دے دی جائے۔

(بحوالہ طبرانی/شرح فقہ اکبر اردو ۳۸۴)

## حضرت مجاہد رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مجاہد نے کہا کہ اگر تم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے یہ مہدی ہیں۔

(البدایہ والنھایہ/شرح فقہ اکبر اردو ۳۸۴)

## قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے صحابی' برادر نسبتی' اور کاتب وحی ہیں جو آپ کو برا کہے اس پر لعنت ہو۔

(البدایہ والنھایہ/شرح فقہ اکبر اردو ۳۸۴)

## امام ابن خلدون

امام ابن خلدون نے فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی کو خلفائے اربعہ کی ساتھ ذکر کرنا ہی مناسب ہے کیونکہ آپ بھی خلیفہ راشد ہیں۔

(تاریخ ابن خلدون' ج2' ص1141)

## حضرت ملا علی قاری رضی اللہ عنہ

حضرت ملا علی قاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے امام برحق ہیں ان کی برائی میں جو روایتیں لکھی گئی ہیں سب کی سب جعلی اور بے بنیاد ہیں۔

(موضوعات کبیر ص129)

## علامہ خطیب بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

علامہ خطیب بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مرتبے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں لیکن دونوں رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں بلکہ مملکت اسلامیہ کے دوستون میں سے ہیں ان کے باہمی اختلافات کے فتنہ کا تمام گناہ سبائی فرقہ پر ہے۔

(البدایہ والنھایہ / شرح فقہ اکبر اردو ۳۸۴)

## ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ

ابن کثیر نے لکھا ہے کہ آپ کی سیرت نہایت عمدہ تھی اور آپ بہترین عفو کرنے والے تھے اور آپ سب سے بہتر درگزر کرنے والے تھے اور آپ بہت زیادہ پردہ پوشی کرنے والے تھے۔

(البدایہ ج8' ص126)

## حضرت ابن عمران رحمتہ اللہ علیہ

حضرت ابن عمران نے کہا کہ جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہے اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی لعنت ہو اور اس پر تمام مخلوقات کی لعنت ہو۔

(البدایہ والنھایہ / شرح فقہ اکبر اردو ۳۸۵)

## حضرت قبیصہ بن جابر اسدی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت قبیصہ بن جابر اسدی فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے بڑھ کر محبوب دوست اور ظاہر اور باطن کو یکساں رکھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(تاریخ طبریٰ مترجم ج5 ص175)

## علامہ سعدالدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ

شرح العقائد بیان علی میں ہیں: وما وقع من المخالفات والمحاربات لم یکن من نزاع فی خلافت بل عن خطاء فی الاجتھاد۔

(شرح العقائد النسفی ص۳۲۶ مکتبہ المدینہ)

ترجمہ: ان میں جو جنگیں اور مخالفتیں ہوئیں وہ استحقاق خلافت میں نہیں تھیں بلکہ اجتھادی تھی۔

## علامہ خیالی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ خیالی اس عبارت کے حاشیہ میں فرماتے ہیں

قوله بل عن خطاء فی الاجتهاد فان معاویه وحزابه بغوا عن طاعته مع اعترافهم بان افضل اهل زمانه وانه الاحق بالامامته بشبهته هی ترك القصاص عن قتلته عثمان رضی الله عنه

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے گروہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس اعتراف کے باوجود کہ وہ اھل زمانہ سے افضل اور امامت کے زیادہ حقدار ہیں قاتلین عثمان سے قصاص نہ لینے کے شبھہ میں بغاوت کر دی۔

(حاشیہ خیالی بیان علی رضی اللہ عنہ تحت هذه العبارت)

## عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سئل لابن مبارك رضی الله عنه ایهم افضل معاویه او عمر بن عبد العزیز فقال الغبار اللذی دخل فی انف فرس معاویه مع النبی صلی الله علیه وسلم خیر من مثل عمر بن عبد العزیز کذا کذا مرت

ترجمہ: اگر کوئی آدمی حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے حضرت امیر معویہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کے بارے میں سوال کرتا کہ ان دونوں شخصیات سے کون افضل ہیں تو

آپ فرماتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتے ہوئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں جو غبار داخل ہوا وہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے بہتر ہے۔

(الشریعہ الجزء الثالث والعشرون فضائل معاویہ بن ابی سفیان ۵/۲۴۶۶)

**********

# الباب السابع:

## حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کے جوابات

# الباب السابع: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کے تحقیقی وعلمی جوابات

## حالیہ اٹھنے والا فتنہ "مختصرُ المعانی" کی ایک عبارت کو لے کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مبارک ذات پر ہونے والے اعتراض کے جوابات اور اسم معاویہ کے معنی پر اعتراض کے جوابات

اعتراض: تم تو معاویہ کی بڑی شان بیان کر رہے ہو حالانکہ معاویہ نام ہی ایسا ہے جو حقارت پر دلالت کر رہا ہے. آیئے علامہ تفتازانی کی کتاب "مختصر المعانی" کو دیکھیں. آپ رقمطراز ہیں:

او تعظیم او اهانة كما فی الالقاب الصالحة لذلک مثل ((رکب علی)) و ((هرب معاوية))

ترجمہ: علم (نام) کبھی تعظیم اور کبھی اہانت (توہین) پر دلالت کرتا ہے، جیسے کہا جائے "علی" سوار ہوا اور "معاویہ" بھاگ گیا. (مختصر المعانی، ص112)

اسی مثال سے علامہ تفتازانی نے صاحب "تلخیص المفتاح" کے قول "او تعظیم او أهانة" کی وضاحت کی ہے کہ لفظ "علی" مشتق ہے "علو" سے جو عظمت پر دلالت کر رہا ہے جبکہ لفظ معاویہ مشتق ہے "العویٰ" سے جس کے معنی اہانت و تحقیر پر دلالت کر رہے ہیں۔ جس کا نام ہی حقارت پر دلالت کرے وہ ذیشان کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟

جواب: اس عبارت کا ایک جواب تو مختصر المعانی کے حاشیے میں دیا گیا ہے۔

ثم التمثیل (بعلیؔ ومعاویة) علی اعتبار انهما لقبان لشخصین لا الصاحبین:

ترجمہ: مذکورہ مثال جو علی و معاویہ کے نام سے دی گئی ہے یہ مثال دو عام شخصوں کے لقب کے اعتبار سے ہے نہ کے خاص دو صحابہ کرام (حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کے اعتبار سے ہے۔

(حاشیہ مختصر المعانی، صفحہ 112، المدینة العلمیة)

اگر صرف اس حاشیے کی عبارت کو ہی سمجھ کر اعتراض کرنے سے باز آجائیں تو بہتر ہے۔ ورنہ اور بھی بہت سے جوابات حاضر ہیں۔

اس عبارتِ مختصر المعانی کے تحت اگرچہ اس کتاب (مختصر المعانی) کی شرحات (دسوقی اور تجرید) میں اس عبارت کے جوابات مذکور ہیں کہ علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کے لائق یہ نہیں تھا کہ اس قسم کی مثال دیتے. اگر "علی" اور "معاویہ" سے مراد عام "علی" اور عام "معاویہ" ہو. یعنی صحابی مراد نہ بھی ہوں تو پھر بھی یہ مثال بے ادبی سے خالی نہیں کیونکہ ان ناموں کو دیکھ کر وہم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ناموں کی بھی یہی کیفیت ہے۔

لیکن ہم خود علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے جواب دیتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا کہتے ہیں:

" ولیسوا کفارا ولا فسقة ولا ظلمة لما لهم من التاویل وان کان باطلا فغایة الأمر أنهم اخطأ وفی الاجتهاد وذالک لا یوجب التفسیق فضلا عن التکفیر ولهذا منع علی رضی اللہ عنه اصحابه من لعن اهل الشام وقال اخوانا بغوعلینا"

"(حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت کے لوگ) نہ کافر تھے اور نہ ہی فاسق تھے اور نہ ظالم تھے اس لئے کہ ان کے پاس کوئی نہ کوئی تاویل (یعنی کوئی نہ کوئی وجہ) تھی اگرچہ ان کی تاویل باطل تھی لیکن زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ ان کی اجتہادی خطا تھی اجتہادی خطاء (پر ثواب ہوتا ہے) سے فسق بھی لازم نہیں آتا چہ جائیکہ کفر لازم آئے اس وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو اہل شام پر لعنت کرنے سے منع فرمادیا تھا کہ وہ ہمارے بھائی ہی تو ہیں جنہوں نے ہم پر زیادتی کردی"۔

(شرح المقاصد، المبحث السابع، اتفق اهل الحق علی، وجوب تعظیم الصحابہ، ص305)

اور خبردار! شیطان یہ وسوسہ نہ ڈالے کہ لغت میں تو لفظ معاویہ کا معنی درست نہیں لہٰذا یہ نام درست نہیں اور نہ ہی معاویہ نام رکھنا درست ہے۔ اور اس نام کی وجہ سے حضرت سیدنا امیر معاویہ

رضی اللہ عنہ کی مبارک ذات پر لعن طعن کرنا درست نہیں ہے۔ لغت میں لفظ معاویہ کے اچھے معنی بھی ہیں جیسے بہادر اور بلند آواز۔

(القاموس الوحید صفحہ 1144)

اور ناموں کے متعلق یہ قاعدہ ذہن نشین کر لیجئے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ اگر کسی نام کے معنی درست نہ ہوتے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نام کو ہی تبدیل فرمادیتے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہزادی کا نام عاصیہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جمیلہ رکھا۔

(مشکوۃ المصابیح حدیث نمبر 595)

لیکن "معاویہ" وہ خوبصورت نام ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے کئی مرتبہ ادا ہوا، اسی نام سے پکار کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دعا سے نوازا اور اسے تبدیل نہ فرمایا۔ اور یہ بھی یاد رکھیے کہ کسی نام کو صحابی رسول سے نسبت حاصل ہو جائے تو اس میں لغت نہیں دیکھی جاتی بلکہ نسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور نسبت کے فیوض و برکات پانے کے لئے وہ نام رکھا جاتا ہے۔ اور معاویہ نام پر اعتراض کرنے والا صرف اسی بات کا خیال رکھ لے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے کتنی بار لفظ معاویہ کو ادا ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ عزوجل معاویہ کو ہادی اور مھدی بنا! کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاویہ کو بلالاؤ۔ اس طرح کے بہت سے فرامین ہیں جن میں لفظ معاویہ کو اپنی مبارک زبان سے شرف ادائیگی عطا فرمایا۔ کوئی شخص اگر عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو تو اسی بات کا لحاظ رکھتے ہوئے ہی وہ اسم معاویہ پر اعتراض کرنا چھوڑ دے گا۔

آیئے! ذرا لغات کو دیکھئے:

"عوی" الکلب والذئب وابن آوی یعنی کتے کا بھونکنا، بھیڑیئے کا چنگھاڑنا ابن آوی (بھیڑیئے سے چھوٹا درندہ) کا چنگھاڑنا۔

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کو تم صرف "عوی الکلب" سے ماخوذ کر کے کیوں مراد لے رہے ہو؟ کیا تمہیں (عوی السبع) نظر نہیں آتا؟ جن میں بہادری کا معنی پایا گیا ہے۔

کیا شیر کی گرج میں بہادری ہے یا نہیں . ہاں ! ہاں ! "معاویہ" کا معنی بہادر بھی ہے.

"معاویہ" کا معنی کمزور بھی ہے۔

(المنجد، القاموس الوحید)

دونوں معانی کو بیک وقت اعتبار کریں تو "اشدآء علی الکفار رحمآء بینھم" کی تفسیر نظر آئے گی۔

**عوی کا ایک معنی باز رکھنا بھی ہے۔**

جب "عوی" کا معنی باز رکھنا لیا جائے تو اب مطلب ہوگا کہ "معاویہ" اسے کہا جاتا ہے جو اپنے اجتہاد سے کسی کو غلطی پر دیکھے تو اسے باز رکھنے میں سر دھڑ کی بازی لگا دے. یہ علیحدہ بات ہے کہ اجتہادی خطا ہی کیوں نہ ہو اس پر ثواب تو ہے گناہ اور گرفت نہیں۔

کیا اہل لسان نے بغیر سوچے سمجھے یوں ہی نام رکھ دیئے؟ نہیں بلکہ وہ معانی سے باخبر تھے لغت اور گرائمر کے محتاج نہیں. عجمی حضرات عربی سیکھتے ہیں گرائمر پڑھتے ہیں لغات دیکھتے ہیں تو پھر کچھ بات سمجھتے ہیں ان کا عرب لوگوں پر عربی میں زیادہ ماہر ہونے کا کیا مطلب؟

اگر معاویہ نام کے چند معنی کو دیکھ کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کیا جائے اس طرح تو کثیر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مبارک اسماء پر طعن لازم آئے گا۔

مثلاً: آیئے ! چند نام دیکھئے:

عفان:

اگر یہ "عفن" سے لیں تو اس کا معنی ہوگا "بدبودار" اور معنی ہوگا "خراب، بردبار"۔

(القاموس الوحید ص ۱۱۰۰)

اور اگر "عفو" سے لیں اور الف و نون زائدتان مانیں تو معنی ہوگا "معاف کرنے والا" کیا کوئی شخص تمام "عفان" نامی لوگوں کو "بدبو دار یا خراب" ہونے والا معنی دے گا؟ یہ عقل و دانش سے دوری کی بات ہے۔

**عتبان:**

"عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ "بدری صحابی ہیں. ان کی شان کے مطابق یہ معنی تو ہوسکتا ہے: "کسی کی غلطی سرزنش کرنا, خفگی کرنا" یا معنی یہ ہوگا" کسی کو غلطی پر ملامت کرنا"۔

(القاموس الوحید ص ۱۰۴۲)

لیکن یہ معانی صحابی کی شان کے لائق نہیں: "ایک پاؤں پر کودنا, تین ٹانگوں پر چلنا, لنگڑا ہونا, ایک دوسرے سے ناز سے گفتگو کرنا, چوکھٹ کو پھلانگ جانا, چوکھٹ پر چپٹے رہنا۔

**عابس بن ربیعہ:**

صحابی ہیں ان کی شان کے مطابق صحیح معنی یہ ہوگا: "ترش رو ہونا" یعنی آپ رضی اللہ عنہ کافروں کے ساتھ ترش روئی سے درپیش آتے, کافر سے بات کرتے ہوئے تیور چڑھا کر بات کرتے۔

لیکن صحابی کی شان کے لائق یہ معانی نہیں: اونٹ کی دم پر مینگنی کا خشک ہوجانا, میلا ہونا" وغیرہ.

(القاموس الوحید ص ۱۰۴۰)

**ماعز بن مالک:**

صحابی ہیں ان کی شان کے مطابق معنی یہ ہوگا: "ما امعز رأیہ" وہ کس قدر مضبوط رائے والا ہے" لیکن "ماعز" بکری کی کھال کو بھی کہا جاتا ہے۔

(القاموس الوحید ص ۱۵۶۶)

کیا کوئی شخص حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو (معاذ اللہ) بکرا یا بکری کی کھال کہے گا؟ عقل تمہاری کہاں چلی گئی؟

طارق بن سوید:

صحابی ہیں! صحابی کی شان کے مطابق یہ معنی ہوگا: "خاموش ہونا، نیچے سر ڈال کر زمین کی طرف دیکھنا، سر جھکا کر چلنا، روشن ستارہ، سخت گیر ہونا"۔

لیکن صحابی کی شان کے لائق یہ معنی نہیں کر سکتے: "رات کو آنے والا چور، کمزور، نیز می پنڈلی والا ہونا، تاریک ہونا، لمبے نیچے کپڑے پہننے والا،

([illegible] ص ۹۹۹)

اگر ان تمام اسماء کے صرف کسی ایک معنٰی کو لے کر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو بھول جانا اور ان کی کئی سال کی صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس نہ رکھنا بدبختی اور بغضِ صحابہ کے علاوہ اور کیا ہے؟ اللہ عزوجل ہمیں تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہل بیت اطہار کی تعظیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دورِ حاضر کے نئے، الحنفی اور الکذاب نام سے اٹھنے والے فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

## حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ظالم بادشاہ ہونے کا الزام کا جواب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ظالم بادشاہ ثابت کرنے والے روافض کو حضرت امام قاضی علی بن محمد بن ابی العز الدمشقی نے زوردار جواب عطا فرمایا۔

حضرت امام فرماتے ہیں:

وأول ملوك المسلمين معاوية وهو خير ملوك المسلمين

حضرت امیر معاویہ پہلے مسلمان بادشاہ تھے اور مسلمان بادشاہوں میں سب سے بہترین بادشاہ تھے۔

(شرح عقیدہ طحاویہ ص 722)

یہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے جو حضرت امام طحاوی نے لکھا ہے پھر یہ بھی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ کو خلافت سپرد کی اور بیعت بھی کی اگر حضرت امیر

معاویہ رضی اللہ ظالم بادشاہ ہوتے تو امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ بیعت نہ کرتے اور نہ ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے تحفے قبول کرتے اگر رافضی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ظالم بادشاہ کہے گا تو وہ حسنین کریمین کے تعلق سے کیا کہے گا کہ انہوں نے بیعت کی تحفہ قبول کیے اور دونوں خاندانوں میں رشتہ داریاں بھی ہوئیں۔

## حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ادھوری عبارات کو لے کر کیے جانے والے اعتراضات کا جواب

روافض حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ادھوری عبارات بتا کر گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ہم آپ کو شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا اصل عقیدہ انہیں کی زبانی بتاتے ہیں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فقیر کی جانب سے کوئی سست باتیں نہیں ہوئیں ہیں، اگر تحفہ اثنا عشریہ میں ملتی ہیں تو وہ کسی نے مکر وفریب سے فتنہ انگیزی کے لئے یہ کام کیا ہوگا کیونکہ زمانہ قدیم سے روافض کا یہ ہی طریقہ کار ہے جیساکے بندہ نے بھی سنا ہے کہ الحاق شروع ہو چکا ہے اللہ ہی بہترین محافظ ہے اور یہ اعتراضیہ جملے معتبر نسخوں میں نہیں پائے جاتے۔

(مکتوبات شاہ عبدالعزیز وشاہ رفیع الدین صفحہ 266،265)

## حضرت امام نسائی نے دیا حضرت امیر معاویہ کے دشمنوں کو منہ توڑ جواب

روافض بغض حضرت امیر معاویہ میں اتنے اندھے ہوگئے ہیں۔ کہ حضرت امام نسائی کی کتاب میں یہ روافض حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کا حوالہ دے رہے ہیں۔ جبکہ امام نسائی کا زمانہ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے زمانے کم وبیش ہزار سال کا فرق ہے حضرت امام نسائی کی ولادت 215 ہجری میں اور وفات 303 ہجری میں ہوئی اور حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کی ولادت 1159 ہجری اور وفات 1239 ہجری میں ہوئی نہ جانے روافض کو امام نسائی کی کتاب سے شاہ عبدالعزیز دہلوی کا

حوالہ کیسے مل گیا کہنا پڑے گا یہ بھی روافض کی مکاریاں ہیں جو عوام اہل سنت کو گمراہ کرنے کے لیئے کی جاتی ہیں۔جب کہ حضرت امام نسائی کی بات آ ہی گئی ہے تو حضرت امام نسائی کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے تعلق سے عقیدہ بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

## حضرت امام نسائی کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ کا مقام و مرتبہ

حضرت امام المزی حضرت امام نسائی کا قول نقل فرماتے ہیں:

سئل أَبُو عَبْد الرَّحْمَنِ النَّسَائي عَنْ معاوية بْن أَبِي سفيان صاحب رَسُول اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ: إنما الإسلام كدار لها باب، فباب الإسلام الصحابة، فمن آذى الصحابة إنما أراد الإسلام، كمن نقر الباب إنما يريد دخول الدار، قال: فمن أراد معاوية فإنما أراد الصحابة۔

اسلام کی مثال اس گھر کی طرح ہے جس کا ایک دروازہ ہے،اور وہ دروازہ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں جو کوئی صحابہ کو ایذا پہنچاتا ہے اس کا ارادہ اسلام کو ہدف بنانے کا ہے جیسے کوئی گھر کا دراوازہ کھٹکھٹاتا ہے تو وہ گھر میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے اسی طرح جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتا ہے وہ صحابہ کرام پر اعتراض کا ارادہ رکھتا ہے۔

(تہذیب الکمال فی اسماء الرجال جلد 1 صفحہ 339'340)

## حضرت ابن عباس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حِمار کہا ہے؟

دشمنان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایک حدیث کے حوالے سے اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حِمار کہا ہے جہاں سے یہ روافض روایت نقل کرتے ہیں اسی کے آگے پیچھے یہ بھی روایت موجود ہے کہ یہ لفظ دوسری روایت میں موجود نہیں روافض نے طحاوی شریف کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔

جبکہ اسی صفحہ پر دوسری روایت بھی موجود ہے کہ ابو بکرہ نے عمران کی سند سے اسی طرح روایت کی مگر اس میں 'حمار' کا لفظ نہیں ہے۔

(طحاوی شریف جلد اول صفحہ 828)

مزید یہ کہ حمار والی روایت میں اباغستان مالک بن یحیٰ السوسی الھمدانی ہے جو کہ منکر الحدیث ہے۔

(تہذیب الکمال 8 صفحہ 139)

اگر بالفرض روایت تسلیم بھی کی جائے تو اس میں کوئی عیب بھی نہیں کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے استاد شاگرد کو کہتا ہے والدین اپنے بچوں کو کہتے ہیں کوئی بہت ہی زیادہ قریبی دوست اپنے عزیز دوست کو کہتا ہے اور یہ بھی تو ہے کے عرب میں کئے جملے محاوروں کے بھی مشہور رہے ہیں جس کا ثبوت ہمیں احادیث پاک سے بھی ملتا ہے کہ سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابی سے فرمایا تمہاری ناک خاک آلود ہو اور کسی سے فرمایا تیری ماں تجھے روئے وغیرہ لہٰذا یہ روایت روافض کی دلیل بننے کے لائق نہیں۔

اور آخر میں یہ بھی عرض کر دوں کہ تقیہ کرنا یہ روافض کا کام ہے اہل سنت و جماعت تمام اہل بیت کے تعلق سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ تقیہ سے پاک تھے اور جہاں کہیں حق گوئی بیان کرنا ہوتا کر دیتے چاہے اس کے لئے اپنی جان تک ہی قربان کیوں نہ کرنی پڑے امام حسین کی حق گوئی کو کون بھول سکتا ہے اس لئے روافض تم جھوٹا الزام حضرت ابن عباس پر نہ لگانا کہ وہ حضرت امیر معاویہ کو تقیہ کر کے فقیہ مانتے تھے بلکہ وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حقیقۃً فقیہ مانتے تھے جیسا کہ کہ چند صفحات پہلے گزرا۔

## روافض کی من گھڑت باتوں کا جواب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تعلق سے روافض نے کچھ باتیں گڑھی ہیں کہ معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا دشمن کہتے تھے جبکہ انہیں روافض کے آقا نے قرب الاسناد میں لکھا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے مدمقابل { حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ } اور ان کے ساتھیوں میں سے کسی کو مشرک یا منافق نہیں کہتے تھے لیکن یوں فرمایا کرتے تھے کہ وہ ہمارے بھائی تھے ان سے زیادتی ہوگئی۔

(قرب الاسناد صفحہ 94)

اس کلام میں واضح طور پر مذکور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی فرمایا ہے۔

**نوٹ :** اس حوالے سے مکمل اور کافی و شافی کلام امام اہل سنت رضی اللہ عنہ کے فتاوی رضویہ شریف کی 29 جلد میں ذکر فرمایا ہے۔**من شاء فلیرجع الیہ**

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے والد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا گستاخ مرتکب حرام ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روافض بہت زیادہ شورش برپا کررہے ہیں۔اور اغواء عوام اور ابطال عقائد عوام میں مشغول ہیں اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مکتوب پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق عقیدہ صحیح نہیں تھا اب لگے ہاتھوں ایک اور حوالہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے والد محترم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی عقیدہ پیش کئے دیتے ہیں تا کہ عوام ان کے کلام فاسد اور عقائد رذیلہ کی طرف متوجہ ہونے کے بجائے حقیقت حال سے آگاہ ہوں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

'جاننا چاہئے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما ایک شخص تھے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اور زمرہ صحابہ رضوان اللہ علیہم میں بڑے صاحب فضیلت تھے تم کبھی اُن کے حق میں بدگمانی نہ کرنا اور ان کی بدگوئی میں مبتلا نہ ہونا ورنہ تم حرام کے مرتکب ہوگے'۔

(ازالۃ الخفاء، جلد اول صفحہ 349)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ خاندان شاہ ولی اللہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے تعلق سے کیا عقیدہ و نظریہ تھا. اب وہ روافض جو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ لے کر عوام الناس کو گمراہ کر رہے تھے ۔ انہیں چاہئے کہ اب اس سے باز آجائیں ۔کیونکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کی روشنی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرنے والا حرام کا مرتکب ہے۔

**بعض لوگ جھوٹی بات گھڑتے ہیں کہ ایک دفعہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے کندھوں پر یزید کو لے جارہے تھے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جہنمی پر جہنمی سوار ہے۔(معاذاللہ)**

معلوم ہوا کہ یزید بھی دوزخی اور امیر معاویہ بھی دوزخی (نعوذ باللہ)۔

یہ ہے دشمن صحابہ کی تاریخ پر نظر اور یہ ہے ان کی نادانی کا حال۔

دلیل : یزید کی پیدائش حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہوئی۔ دیکھو کتاب جامع ابن اثیر اور کتاب الناہیہ وغیرہ۔

آپ نے تو حضور ﷺ کے زمانہ میں یزید کو پیدا کر دیا کیا یزید عالم ارواح سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آگیا (لاحول ولاقوۃ)

(کتاب امیر معاویہ صفحہ 88)

**حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے بددعا دی' چنانچہ مسلم شریف کی حدیث لاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار مجھے حضور ﷺ نے حکم دیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلاؤ' میں بلانے گیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کھا رہے ہیں تو فرمایا ان کا پیٹ نہ بھرے اور حضور ﷺ کی دعا بھی قبول ہے اور خلاف دعا بھی چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف دعا کی**

اعتراض کرنے والے نے اس حدیث کو سمجھنے میں غلطی کی کم از کم اتنی ہی بات سمجھ لی ہوتی کہ جو حضور ﷺ گالیاں دینے والوں کو معاف کر دیتے وہ حضور ﷺ اس موقع پر حضرت امیر معاویہ کے خلاف کیوں دعا کرتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہا بھی نہیں کہ آپ کو سرکار ﷺ بلا رہے ہیں۔ صرف دیکھ کر خاموش واپس آئے اور حضور ﷺ سے واقعہ عرض کیا۔

تیسری بات یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نہ کوئی قصور تھا نہ کوئی خطا اور حضور ﷺ ان کے خلاف دعا کریں یہ ناممکن ہے۔

اب اعتراضات کے جوابات سنتے ہیں کہ عرب میں محاورۃ اس قسم کے الفاظ پیار و محبت کے موقع پر بھی بولے جاتے ہیں ان سے بددعا مقصود نہیں ہوتی۔

مثلاً: تیرا پیٹ نہ بھرے، تجھے تیری ماں روئے وغیرہ کلمات غضب کے لئے نہیں بلکہ کرم کے لئے ارشاد ہوئے ہیں اور اگر مان بھی لیا جائے کہ سرکار علیہ السلام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف بددعا کی تو بھی یہ بددعا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں رحمت بنی' اللہ تعالیٰ

نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اتنا بھرا اور اتنا مال دیا کہ انہوں نے سینکڑوں کا پیٹ بھر دیا۔ ایک ایک شخص کو بات بات پر لاکھوں لاکھوں انعام دیتے۔

## شہدائے کربلا کے سلسلے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اہل بیت کی دشمنی کا الزام لگایا جاتا ہے حالانکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ محب اہل بیت تھے

اس سوال کا جواب مسلک اہل سنت کی سینکڑوں کتابوں میں موجود ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اہل بیت سے سچی محبت کرتے تھے لیکن اس کا جواب ہم شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں سے دیتے ہیں۔

شیعہ مولوی ملا باقر مجلسی کتاب جلاء العیون میں لکھتا ہے:

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال کے وقت یزید کو یہ وصیت فرماگئے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ پس ان کی نسبت حضور ﷺ سے ہے۔ تجھے معلوم ہے کہ حضور ﷺ کے بدن کے ٹکڑے ہیں۔ حضور ﷺ کے گوشت وخون سے انہوں نے پرورش پائی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ عراق والے ان کو اپنی طرف بلائیں گے اور ان کی مدد نہ کریں گے۔ تنہا چھوڑ دیں گے اگر ان پر قابو پالے تو ان کے حقوق کو پہچاننا' ان کا مرتبہ جو حضور ﷺ سے ہے اس کو یاد رکھنا' خبردار ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔

(جلاء العیون جلد دوم ص422، 421)

صاحب ناسخ التواریخ لکھتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو یہ وصیت فرمائی۔ کہ اے بیٹا! ہوس نہ کرنا اور خبردار جب اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو تو تیری گردن میں حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا خون نہ ہو۔ ورنہ کبھی آسائش نہ دیکھے گا اور ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا۔

(شرح فقہ اکبر اردو ۳۸۷)

غور کیجئے! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یزید کو یہ وصیت کر رہے ہیں کہ ان کی تعظیم کرنا بوقت مصیبت ان کی مدد کرنا۔ اب اگر یزید پلید اپنے والد کی وصیت پر عمل نہ کرے تو اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا کیا قصور؟

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے یزید پلید کو کافر لکھا ہے۔

اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ یزید پلید شرابی، ظالم اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا ذمہ دار ہے لیکن اس کے بدلے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بدنام کرنا یہ کون سی دیانت ہے؟

الحمدللہ! ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ شان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کتنی بلند ہے۔ ان دلائل سے ان لوگوں کو عقل کے ناخن لینے چاہئے جو علم نہ ہونے کی وجہ سے طعن کرتے ہیں۔

ہمیں چاہئے کہ ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنی زبان کو بند رکھیں خصوصا واعظین اور خطباء جو جوشِ خطابت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو باغی کہہ دیتے ہیں اور ذرا بھی ادب و لحاظ نہیں کرتے۔ ایسے لوگ احتیاط کریں۔ اگر کوئی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مابین جنگ سے متعلق سوال بھی کرے تو حکمت عملی سے یہ کہہ کر عوام اہلسنت کو مطمئن کردیں کہ ہمارے لئے دونوں ہستیاں لائق احترام و تعظیم ہیں لہٰذا ہمیں اپنی زبانوں کو بند رکھنا چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا ایک جاہلانہ بول بروز قیامت ہمیں مہنگا پڑ جائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہمارے لئے کافی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرو تو خیر سے کرو

سادات کرام بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق اپنی زبان کا صحیح استعمال کریں اور اپنی نسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی سے بچیں۔

## سادات کو بھی اس معاملے میں استثناء حاصل نہیں

سادات کو اس معاملے میں اس ستثناء حاصل نہیں اس معاملے میں سادات کرام کے لیے بھی شرعی حکم وہی ہے جو سب مسلمانوں کے لئے ہے۔ اگر کوئی پیر جو سید ہو لیکن حضرت امیر معاویہ کے بارے میں بغض رکھتا ہو تو ایسے پیر کی بیعت کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں جس کی گمراہی حد کفر تک نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ: مولا علی کو شیخین سے افضل بتاتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا تفسیقیہ کہ بعض صحابہ کرام مثلاً امیر معاویہ و عمر بن عاص ابو موسیٰ اشعری و مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برا کہتے ہیں ان کے پیچھے نماز بکراہت شدیدہ تحریمیہ ہے انہیں امام بنانا حرام ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی بڑی ہوں سب کا پھیرنا واجب۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 426، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

**اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیاروں کی شان میں گستاخی سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین**

**********

# الباب الثامن:

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور دورِ جدید کے علماء اہلسنت کے اقوال

# الباب الثامن: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور دورِ جدید کے علماء اہلسنت کے اقوال

## فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

زید کہتا ہے حضرت امیر معاویہ صحابی ہیں اور بکر کہتا ہے کہ صحابی نہیں ہیں ان کو کیا کہا جائے تاکہ ایمان و عقیدہ خراب نہ ہو جائے؟

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلی الشان صحابی اور منشی ہیں۔ حدیث کی مشہور و معروف کتاب مشکوۃ شریف میں ہے جس کے آخر میں حضرت محدث شیخ ولی الدین رازی عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث بیان کرنے والے چند صحابہ کرام کی ایک مختصر فہرست شامل کی اس فہرست میں حرف المیم فصل في الصحابہ کا عنوان قائم کیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ اس سلسلے میں ان صحابیوں کا بیان ہے جن کے نام کا پہلا حرف میم ہے۔ اس عنوان کے نیچے حضرت محدث ولی الدین تحریر فرماتے ہیں "معاويه بن ابي سفيان القرشي الاموي كان هو وابوه من مسلمة الفتح وهو أحد الذي كتبوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم وروي عنه ابن عباس وابو سعيد رضي الله تعالى عنهم- یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ ہو تعالیٰ عنہ خاندان قریش قبیلہ بنی امیہ میں سے ہے اور آپ اور آپ کے والد ماجد حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہو کر سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوئے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے منشی بھی تھے عبد اللہ ابن عباس اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنی ہیں۔ اس حوالے سے دن دوپہر کی طرح خوب واضح ہو گیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی

ہے اور حضور کے دربار کے منشی بھی ہے عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ کو صحابی رسول مان کر ان سے حضور کی حدیث سنی اور قبول کی ہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں صحابہ کے متعلق اعلان فرماتا ہے، وکلا وعد اللہ الحسنی (پارہ 27 سورۃ حدید) یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام صحابیوں سے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابیوں کے حقوق بیان کرنے کے سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں: اذا رایتم الذین یسبون اصحابي فقولوا اللعنه الله علی شر کم. (مشکوۃ شریف) یعنی اے مسلمانوں جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابیوں کو برا بھلا کہتے ہیں تو اس سے برملا کہہ دو کہ تمہاری دوری پر خدا کی پھٹکار پڑے۔ یہ حقوق تو عام صحابیوں کے ہیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو جلیل القدر فقیہ صحابی ہیں۔ ان کے حقوق تو اور زیادہ ہیں اور ان کی جلالت شان کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ 41 ہجری میں شہزادہ رسول حضرت سرکار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سارے جہاں کے مسلمانوں کا خلیفہ اور حاکم اعلیٰ بنایا اور خود ان کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور شہزادی اصغر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر معاویہ کا خلیفہ ہونا ان کی زندگی بھر تسلیم فرمایا، اور واضح رہے کہ سیدنا سرکار امام حسین اللہ تعالیٰ عنہ وہی ہے جنہوں نے راہ حق میں شہید ہونا تو منظور فرمایا۔ مگر یزید پلید فارسق فاجر کی باطل خلافت تسلیم نہ فرمائیں اب اس کے بعد جو شخص سیدنا امیر معاویہ کی شان میں گستاخی کرے یا آپ کی خلافت کو حق نا مانے وہ سرکار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سرکاری امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کھلا ہوا دشمن اور باغی قرار پائے گا۔ ہندوستان اور پاکستان کے تمام سنی مسلمانوں کی مستند کتاب بہار شریعت ص 73 میں ہے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل خیر وصلاح ہے اور عدل، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ کیا جائے کسی صحابی کے ساتھ سوئے عقیدت (براگمان) بد مذہبی وہ گمراہی واستحقاق جہنم ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلیفہ حضرت ابو بکر حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی حضرت مولا علی کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے مثلاً حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد ماجد حضرت ابو سفیان اور والدہ ماجدہ

حضرت ہندہ اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن عاص حضرت مغیرہ بن شعبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہم ان میں سے کسی کی شان گستاخی تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی۔

حاصل گفتگو یہ ہے کہ زید کی بات حق ہے اور بکر کی بات جھوٹی اور باطل ہے پھر چونکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے صحابی ہونے سے انکار کرنا یہ ان کے حق میں توہین اور گستاخی ہے لہٰذا بکر کو یہ فتویٰ دکھا کر اس کو توبہ کرائی جائے اور اگر معاذاللہ عزوجل بکر کے سر پر گمراہی اور رافضیت کا بھوت سوار ہو گیا ہو اور سمجھانے پر وہ نہ مانے تو جمعہ مسجد میں اعلان کر دیا جائے کہ بکر سنی نہیں رہ گیا اور شہزادہ رسول سرکار امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کا دشمن ہو گیا اعلان کے بعد مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ بکر کا بائیکاٹ کریں اور اس سے تمام تعلقات اس وقت تک منقطع رکھیں جب تک وہ توبہ کر کے سنی مسلمان نہ ہو جائے۔

مسلمانوں کو سخت ہدایت کی جاتی ہے کہ اگر وہ اپنے دین و ایمان کا بھلا چاہیں تو شمع نیازی مرتد اور راشد الخیر رافضی گمراہ کی کتابیں ہرگز ہرگز نہ پڑھیں ورنہ شیطان مردود ان کے ایمان اور عقیدے کو برباد کر کے جہنم میں ڈھکیل دے گا۔

**والعیاذ باللہ رب العالمین واللہ تعالی ورسولہ اعلم جل جلالہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم**

(فتاویٰ فیض الرسول جلد 01 صفحہ 78)

## مفتی ابوالخیر محمد نوراللہ بن محمد صدیق بصیرپوری نعیمی حنفی رحمۃاللہ علیہ کا فتویٰ

آپ سے سوال کیا گیا: جو شخص معایہ بن ابی سفیان کو واجب الاحترام نہ مانے بلکہ آپ کی شان میں گستاخی تک کرے (معاذاللہ ثم معاذاللہ) کیا وہ سنی ہے؟ اور کیا اس کے پیچھے سنی کی نماز جائز ہے؟

جواب: آپ رحمۃاللہ علیہ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا اہل سنت و جماعت کا عقیدہ اظہر من الشمس ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما بعد الانبیاء والرسل افضل البشر ہیں اور یوں ہی معایہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما صحابی اور واجب الاحترام ہیں لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے سنی کی نماز مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہے۔ (فتاویٰ نوریہ ۱/۳۲۰)

## علامہ مفتی امجد علی اعظمی کا فرمان

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، انبیا نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں، ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے خلاف ہے اللہ عزوجل نے "سورۂ حدید" میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں، مومنین قبلِ فتحِ مکہ اور بعدِ فتحِ مکہ اور اُن کو اِن پر تفضیل دی اور فرمادیا:

{كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى} ساتھ ہی ارشاد فرمادیا:

{وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۠}

"اللہ خوب جانتا ہے، جو کچھ تم کرو گے۔"

تو جب اُس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ ان سب سے ہم جنتِ بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرماچکے تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ اُن کی کسی بات پر طعن کرے؟ کیا طعن کرنے والا اللہ (عزوجل) سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے، اُن کا مجتہد ہونا حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیثِ "صحیح بخاری" میں بیان فرمایا ہے مجتہد سے صواب و خطا دونوں صادر ہوتے ہیں۔

خطا دو قسم ہے: خطاء عنادی، یہ مجتہد کی شان نہیں اور خطاء اجتہادی، یہ مجتہد سے ہوتی ہے اور اِس میں اُس پر عند اللہ اصلاً مواخذہ نہیں۔ مگر احکامِ دنیا میں وہ دو قسم ہے: خطاء مقرر کہ اس کے صاحب پر انکار نہ ہوگا، یہ وہ خطاء اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو، جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

دوسری خطاء منکَر، یہ وہ خطاء اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائے گا، کہ اس کی خطا باعثِ فتنہ ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیّدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے خلاف اسی قسم کی خطا کا تھا اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈِگری اور امیر معاویہ کی مغفرت ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ [علی] کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے، محض باطل و بے اصل ہے۔ علمائے کرام نے صحابہ کے اسمائے طیبہ کے ساتھ مطلقاً "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کہنے کا حکم دیا ہے یہ استثناء نئی شریعت گڑھنا ہے۔

منہاجِ نبوت پر خلافتِ حقہ راشدہ تیس سال رہی، کہ سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہوگئی، پھر امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافتِ راشدہ ہوئی اور آخر زمانہ میں حضرت سیّدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوّل ملوکِ اسلام ہیں اسی کی طرف توراتِ مقدس میں اشارہ ہے کہ:

"مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ۔"

"وہ نبی آخر الزماں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔"

تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سلطنت ہے۔ سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوجِ جرّار جاں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاختیار ہتھیار رکھ دیے اور خلافت امیر معاویہ کو سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ

پر بیعت فرمالیا اور اس صُلح کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا:

((إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔))

"میرا یہ بیٹا سیّد ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہِ اسلام میں صلح کرادے۔"

تو امیر معاویہ پر معاذ اللہ فِسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقۃً حضرت امام حسن مجتبیٰ، بلکہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بلکہ حضرت عزّت جلّ وعلا پر طعن کرتا ہے۔

(بہار شریعت جلد ۱ حصہ ۱ ص ۲۵۵ تا ۲۶۹)

**********

# الباب التاسع:

# مشاجرات صحابہ میں سکوت کا حکم

# الباب التاسع: مشاجرات صحابہ میں سکوت کا حکم

## مشاجرات صحابہ کے حوالے سے ہمیں سکوت کا حکم ہے

حجتہ اسلام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی (متوفی 505) قدس سرہ فرماتے ہیں:

ماجري بين معاوية وعلي رضي الله تعالى عنهما كان مبنيا على الاجتهاد. وقد قال افاضل العلماء كل مجتهد مصيب وقال قائلون المصيب واحد ولم يذهب الى تخطءة علي ذو تحصيل اصلا

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے درمیان جو معاملات ہوئے وہ اجتہاد پر مبنی تھے اور افضل ترین علماء نے کہا ہر مجتہد مصیب ہے اور بہت سارے علماء نے کہا کہ مصیب ایک ہی ہے اور کسی بھی صاحب علم نے حضرت علی کو اصل خطا پر قرار نہیں دیا۔

(احیاء العلوم الدین کتاب قواعد العقائد الفصل الثالث جلد اول صفحہ 115 دار المعرفہ بیروت)

غوث اعظم شیخ عبد القادر الجیلانی (متوفی 561ہجری) رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم اور حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہم کی جو لڑائی ہوئی اس حوالے سے امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ تعالی نسبت فرمائی ہے۔ کہ اس بارے میں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان ہونے والے مذاکرات میں سے کسی کے بارے میں کلام نہ کیا جائے اس معاملے میں حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم حق پر تھے ان کے پاس لڑائی کا کا جواز موجود تھا اسی طرح ان کے مقابل افراد کے پاس بھی لڑائی کا جواز موجود تھا۔

پھر فرماتے ہیں: فاحسن احوالنا الامساک في ذلک، وردهم الى الله عزوجل وهو احكم الحاكمين واخير الفاصلين والاشتغال بعيوب انفسنا وتطهير قلوبنا من امهات الذنوب وظواهرنا من موبقات الامور،

واما خلافة معاوية بن ابي سفيان رضي الله تعالى عنه فثابتة صحيحة بعد موت علي رضي الله تعالى عنه وبعده خدع الحسن بن علي رضي الله تعالى عنهما نفسه من الخلافه وتسليمها الي معاوية لا رأي رآه الحسن و مصلحة عامة تحققت له، وهي حقنا دماء المسلمين وتحقيق قول النبي الله تعالى عليه وسلم في احسن رضي الله تعالى عنه: ان ابي هذا سيد يصلح الله تعالي به بين فء تين عظيمتين، فوجبت امامتة بعقد الحسن له، فسمي عامه عامه الجماعة، لا رتفاع الخلاف بين الجميع واتباع الكل لمعاوية رضي الله تعالى عنه، لانه لم يكن هناک منازع ثلاث في الخلافة، وخلافته مذكورة قول النبي صلى الله على عليه وسلم"۔

ترجمہ: لہٰذا ہمارے لیے اس سلسلے میں سب سے بہتر یہ ہے کہ اس معاملے میں خاموش رہیں ان کے معاملے کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹا دے (اور وہ سب سے بڑا حاکم اور بہترین فیصلہ کرنے والا ہے) اور اپنے عیوب تلاش کرنے اپنے دلوں کو بڑے بڑے گناہوں اور اپنے ظاہر کو تباہی انگیز کاموں سے پاک وصاف کرنے میں مشغول ہو جائیں۔

(غنیۃ الطالبین، القسم الثانی فی العقائد فصل فی الائمۃ ۱/۱۶۲ دار الکتب العلمیہ)

## عمدۃ العلماء الاعلام، زبدۃ الفقہاء الکرام، قدوۃ الفضلاء العظام، امام النبلاء الفخام، وزید المروۃ اللئام، مظہر الکلمات العرفانیہ، کاشف الآیات الربانیہ، حامی سنت واہل السنہ ماحی آثار الکفر والبدعہ وحید العصر فرید الدہر مجدد الزماں سیدنا العریف الماہر مولانا مولوی امام احمد رضا خان سلمہ المنان کا مشاجرات صحابہ کے بارے میں نظریہ

سنی مسلمان بھائیوں اس معاملے میں سب سے بہتر اچھی چیز یہی ہے کہ اس مسئلہ میں دامن اعلی حضرت امام اہل سنت حامی سنت ماحی بدعت قاطع قادیانیت دافع نیچریت رافع بد مذہبیت مجدد دین وملت آقائی ومولائی امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ تعالی علیہ تھامیں رہیے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے عظمت امیر معاویہ ان کی ملوکیت و بادشاہت کے حق ہونے اور آپ سے اجتہادی خطاء واقع ہوئی ہے ان سب چیزوں کو مفصل بیان کرتے ہوئے ہوئے پانچ رسالے لکھے ہیں اور آپ رحمتہ اللہ تعالی عنہ مشاجرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم کے بارے میں فرماتے ہیں: ہم اہل سنت ان مشاجرات میں حق بجانب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو مانتے ان سب کو بر غلط وخطا اور حضرت اسد الہی کو بدر جہاان سے اکمل اعلی جانتے ہیں مگر بایں ہمہ (اس کے باوجود) احادیث مذکورہ کے ان حضرات کے مناقب و فضائل میں مروی ہے زبان طعن و تشنیع ان دوسروں (جو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے مقابلے میں تھے) کہ حق میں نہیں کھولتے ہیں اور انہیں ان کے مراتب پر جو ان کے لیے شرع میں ثابت ہوئے رکھتے ہیں ہیں کسی کو کسی پر اپنے ہوائے نفس سے فضیلت نہیں دیتے" اور ان کے مشاجرات میں دخل اندازی کو حرام جانتے ہیں" اور ان کے اختلاف کو ابو حنیفہ اور شافعی جیسا اختلاف سمجھتے ہیں ہیں تو ہم اہل سنت کے نزدیک ان میں سے کسی ادنی صحابی پر بھی طعن جائز نہیں۔

(فتاوی رضویہ ۲۹/۲۷۰)

اعلی حضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالی عنہ نے واضح الفاظ میں اہل سنت کا یہ عقیدہ و مسلک بیان کر دیا ہے کہ اہل سنت کے نزدیک کوئی بھی صحابی ہوں ان پر طعن کرنا ناجائز ہے اب جو شخص امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ یا حضرت زبیر و طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ وام المومنین حضرت عائشہ

صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا پر طعن کرے اسے چاہیے کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ یہ اہلسنت کا عقیدہ نہیں امام اہلسنت رضی اللہ تعالی عنہ نے واضح الفاظ میں اس کی نفی فرمادی ہے اب ان الفاظ و کلام بیان کے بعد بھی اگر کوئی اپنے آپ کو سنی یا مسلک اعلی حضرت پر چلنے والا کہے تو ہم اسے تسلیم نہیں کریں گے بلکہ اسے مکار و عیار اور چال باز ہی کہیں گے جو اہل سنت کے عقائد کی مخالفت کرتے ہوئے اور امام اہلسنت رضی اللہ تعالی عنہ کے کلام کی مخالفت کرنے کے باوجود اپنے آپ کو سنی یا مسلک اعلی حضرت کا پیروکار یا اور الفاظ کہتا ہے ہم نہیں مانیں گے بلکہ اس کے سامنے امام اہلسنت رضی اللہ تعالی علیہ کا یہ کلام پیش کریں گے۔ امام اہلسنت رضی اللہ عنہ نے صاف انکار فرمادیا ہے کہ یہ عقائد اہلسنت سے ہے ہی نہیں لہذا یا تو اپنے آپ کو سنی اور بریلوی اور مسلک اعلی حضرت کا پیروکار کہنا چھوڑ دو یا تو پھر توبہ کرکے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی گستاخیوں سے باز آکر مسلک اعلی حضرت کو مضبوطی سے تھام لو یا اپنے آپ کو عقائد اہلسنت کا پیروکار کہنا چھوڑ لہذا یہ عبارت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ کی فیصلہ کن ہے جس سے ہم اس بات کو جانچ اور اور پہچان سکتے ہیں ہیں کہ کون اہل سنت سے ہیں اور کون مسلک اعلی حضرت چلنے والا ہے جسے بھی دیکھیں جو اپنے آپ کو عالم مفتی یا شمشیر اعلی حضرت یا خنجر اعلی حضرت کچھ بھی کہتا ہو جب وہ کسی بھی صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں ادنی سی بھی گستاخی کرے اعلی حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے مبارک کلام کو سامنے رکھتے ہوئے جان جائیں کے اس شخص کا اہلسنت سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے نہ ہی اعلی حضرت کے مسلک سے اس کا کوئی تعلق ہے ہے لاکھ اپنے نام کے ساتھ بریلوی لگاتے پھریں یا امام اہلسنت رضی اللہ تعالی عنہ کا نام لیتے پھریں۔ اللہ عزوجل ہمیں ایسے لوگوں سے بچتے رہنے اور مسلک اعلی حضرت پر قائم رہنے اور ہمیشہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ سے سچی پکی محبت اور فضائل بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

**********

وَمَن یَکُن یَطعَنُ عَلٰی المُعَاوِیہ

فَذَاکَ کَلبٌ مِن کِلَابِ الھَاوِیَہ